Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیم وَعَلٰی عَبدِہِ المَسِیحِ المَوعُود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 59

ایڈیٹر
منیراحمدخادم

نائبین
قریشی محمدفضل اللہ
محمدابراہیم سرور

ہفت روزہ
بدر قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 1-2

شرح چندہ
سالانہ 350روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35پاؤنڈیا60ڈالرامریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 40یورو

20/27 محرم 1431 ہجری 7/14 صلح 1389 ہش 14-7 جنوری 2010ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

مرکز احمدیت قادیان دارالامان میں جماعت احمدیہ عالمگیر کا
۱۱۹ واں جلسہ سالانہ قادیان 2009ء افضال الٰہیہ وبرکات روحانیہ کے ماحول میں منعقد ہوا

☆حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا لندن سے اختتامی خطاب ایم ٹی اے کے ذریعہ اکناف عالم میں نشر ہوا☆ نماز تہجد با جماعت کا اہتمام، درس القرآن وعلماء سلسلہ کی پُر مغز تقاریر

☆۶ زبانوں میں جلسہ سالانہ کی کاروائی کارواں ترجمہ☆ کثیر الاشاعت اخبارات والیکٹرانک میڈیا کے ذریعہ جلسہ سالانہ کی وسیع پیمانہ پر تشہیر☆ مختلف سیاسی وسماجی معزز شخصیات کی شمولیت

☆۲۷ ممالک کے احباب جماعت کی شرکت☆ اعلانات نکاح☆ دعائے مغفرت برائے موصیان

مرتبہ : مولوی سفیر احمد بھٹی مربی سلسلہ، محمد ابراہیم سرور نائب ایڈیٹر بدر قادیان

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ جماعت احمدیہ بھارت کا ۱۱۹ واں جلسہ سالانہ قادیان دارالامان میں مورخہ ۲۶ تا ۲۸ دسمبر ۲۰۰۹ء بروز ہفتہ اتوار سوموار اپنی سابقہ روایات کے ساتھ نہایت ہی کامیابی سے ذکر الٰہی اور پرسوز دُعاؤں کے ساتھ منعقد ہوا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ یہ جلسہ سالانہ خلافت احمدیہ حقہ کی دوسری صدی کا پہلا جلسہ سالانہ تھا۔ دسمبر ماہ میں پنجاب کے علاقہ میں شدید سردی کی لہر ہوتی ہے اور ہندوستان کے ساؤتھ زون کے لوگ اس قسم کی سردی کے بالکل عادی نہیں ہوتے۔ مگر اس شدید سردی کے باوجود یہ عشاقِ رسولؐ ومحبانِ مسیحؑ طویل سفر طے کر کے قادیان دارالامان میں صرف اور صرف سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی دُعاؤں کے وارث بننے کیلئے ہزاروں کی تعداد میں تشریف لائے۔

معائنہ کارکنان: مورخہ ۲۲ دسمبر کو احمدیہ گراؤنڈ میں تلاوت قرآن کریم کے بعد محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان نے بطور نمائندہ حضور انور معائنہ کارکنان فرمایا اس موقعہ پر وہ رضا کاران بھی موجود تھے جو قادیان اور ہندوستان کے دیگر علاقوں کے علاوہ پاکستان سے تشریف لائے تھے۔ آپ نے تمام کارکنان کو حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء کرام کے ارشادات کی روشنی میں اپنی اپنی مفروضہ ڈیوٹیوں کو احسن رنگ میں سرانجام دینے کی تاکید فرمائی۔ اور آپ نے چھوٹی سی ڈیوٹی کو بھی نظر انداز نہ کرنے کا ارشاد فرمایا۔

پہلا دن
مورخہ ۲۶ دسمبر ۲۰۰۹ء:

پرچم کشائی: صبح ٹھیک ۱۰ بجے محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان نے لوائے احمدیت لہرایا اور اجتماعی دُعا کروائی۔ لوائے احمدیت لہرانے کے دوران قادیان کی مقدس سرزمین کی فضا نعرہائے تکبیر اللہ اکبر اور اسلامی نعروں سے گونج اُٹھی۔

افتتاحی اجلاس: خلافت احمدیہ کی دوسری صدی کے پہلے تاریخی جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۹ء کے پہلے روز افتتاحی تقریب محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان کی صدارت میں عمل میں آئی۔ اس اجلاس کی کاروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ مکرم قاری محمد صدیق صاحب آف ربوہ نے سورۃ الحشر کے آخری رکوع کی تلاوت کی اور ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد منظوم کلام سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام:

”حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی
ہمسر نہیں ہے اُس کا کوئی، نہ کوئی ثانی“

مکرم سید حمید الحسن صاحب آف پاکستان نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ بعدہ محترم صدر اجلاس نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس جلسہ کو منعقد کرنے کی غرض و غایت بیان فرمائی اور اس جلسہ سے پورا پورا روحانی فائدہ اٹھانے کی نصائح فرمائیں اور آپ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مورخہ ۲۵ دسمبر کے بیان فرمودہ خطبہ جمعہ کی طرف توجہ دلائی۔ بعدہ مکرم کے اے نذیر احمد صاحب آف کیرلہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام:

”کس قدر ظاہر ہے نور اُس مبدء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا“

پڑھ کر سنایا۔

پہلے دن کے افتتاحی اجلاس کی پہلی تقریر محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ نے ”ہستی باری تعالیٰ“ کے عنوان پر فرمائی۔ آپ نے فلکیات کے حوالہ سے روشن دلائل

بقیہ رپورٹ جلسہ سالانہ صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ فرمائیں

اکیسویں مجلس شوریٰ بھارت کے متعلق
جملہ امراء وصدر صاحبان کی خدمت میں ضروری گزارش

جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی 21ویں مجلس مشاورت سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے انشاء اللہ 20,21 فروری 2010ء بروز ہفتہ اتوار کو منعقد ہوگی۔ امراء کرام وصدر صاحبان سے گزارش ہے کہ وہ مجلس مشاورت کی اہمیت کے پیش نظر اس میں ضرور شرکت کریں اور:-

(1) اس مجلس شوریٰ میں شرکت کرنے والے نمائندگان کے نام 20 جنوری 2010ء تک سیکریٹری مجلس شوریٰ کو بھجوا دیں۔ اگر تو وہی نمائندگان آرہے ہوں جو دسمبر 09ء والی شوریٰ کے لئے منتخب کئے گئے تھے تو پھر نئے انتخاب کی ضرورت نہیں۔ بصورت دیگر انتخاب کروانا ہوگا۔ نمائندگان شوریٰ کا انتخاب جماعتوں کے اجلاس عام میں اور حسب قواعد ہو۔ محض امیر / صدر کی نامزدگی پر کسی کو نمائندہ بنایا جانا درست نہیں۔ (2) جماعتیں اگر کوئی تجویز مجلس شوریٰ میں غور کرنے کے لئے بھجوانا چاہیں تو باقاعدہ مجلس عاملہ اور جماعت میں پیش کرنے کے بعد تجاویز بذریعہ فیکس بھجوائی جائیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد وسیکریٹری مجلس مشاورت بھارت قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

کین لبڑ دنیا طرح طرح کے فسادوں میں مبتلا ہے اگر ہر احمدی حقیقت میں اپنوں اور غیروں میں ہمدردی کا اظہار کرے اور خدا کی خاطر یہ کام کرے تو یہ تقویٰ ہے اور اس بات کی آج دنیا کو ضرورت ہے اور جلسوں کے انعقاد کا یہ بھی ایک بڑا مقصد ہے

اگر ہم اللہ تعالیٰ کی تائید کے نظارے اپنی زندگی میں دیکھنا چاہتے ہیں تو اپنے محاسبے کرنے ہوں گے، اللہ کے حضور گڑگڑاتے ہوئے اپنے لئے اور اپنی نسلوں کے لئے صراط مستقیم پر چلنے کی دعائیں مانگنی ہوں گی،اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا ہوگا۔

خطاب حضرت امیر المؤمنین خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۹ء

مورخہ ۲۸ دسمبر ۲۰۰۹ء کو سہ پہر تین بجے جلسہ سالانہ قادیان کے تیسرے روز اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ پروگرام کے مطابق سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے براہ راست ایم ٹی اے کے توسط سے حاضرین جلسہ سے خطاب فرمایا۔ اختتامی تقریب کی مناسبت سے بیت الفتوح لندن کے طاہر ہال میں بھی ایک خصوصی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ اس سے پہلے قادیان کے جلسہ سالانہ ۲۰۰۵ء کے موقع پر حضور کے دورہ قادیان کی کچھ جھلکیاں اور جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۹ء کے پہلے روز کی کاروائی پر مشتمل ایک مختصر ڈاکومینٹری دکھائی گئی۔ اس کیلئے جلسہ گاہ مردانہ وزنانہ دونوں جگہ بڑی بڑی سکرینیں نصب کی گئیں جس پر حاضرین جلسہ سالانہ قادیان نے اس کاروائی کو دیکھا اور سنا۔

لندن میں اس خصوصی تقریب کا آغاز مکرم فیروز عالم صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔آپ نے سورہ حجرات کے آخری رکوع کی تلاوت کی اور ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم محمود الحسن صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام:

ہے شکر ربِ عزوجل خارج از بیاں
جس کے کلام سے ہمیں اس کا ملا نشاں

خوش الحانی سے سنایا۔

حضور کے روح پرور خطاب سے قبل قادیان و لندن سے بیک وقت نعرہائے تکبیر اور دیگر اسلامی نعروں سے فضا گونج اُٹھی۔ حضور انور کا خطاب ہندوستانی وقت کے مطابق ۴ بجے شروع ہوا۔خطاب سے قبل حضور انور نے فرمایا کہ نعرہائے تکبیر قادیان کے حاضرین جلسہ کو لگانے دیں کیونکہ ان میں ایسے لوگ بھی ہیں جن کو نعرہ لگانے سے محروم کیا گیا ہے۔

خطاب حضور انور:

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا: الحمدللہ آج قادیان کا جلسہ سالانہ اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل واحسان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسلام کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچانے کا جو کام اِس بستی کے اُس شخص کے سپرد کیا گیا تھا جو اللہ تعالیٰ کی محبت میں ڈوبا ہوا تھا۔ جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں فنا تھا جس نے اللہ تعالیٰ کے دین کو دنیا میں پھیلانے، دنیا سے شرک دور کرنے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو اللہ تعالیٰ کے حضور جھکانے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو دنیا میں لہرانے کیلئے اپنی تمام طاقتیں خرچ کردیں۔ وہ دعاؤں کے ذریعہ عرش کو ہلا دینے کے ساتھ ساتھ ظاہری اور دنیوی تدبیریں بھی اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ بروئے کار لایا اور اس تبلیغ کا حق بھی ادا کردیا جس کا آپ کے آقا و مطاع حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم تھا جن کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ اے رسول دنیا کی رہنمائی کیلئے خدا کا راستہ دکھانے کیلئے انسانوں کو اپنی دنیا و آخرت سنوارنے کیلئے جو پیغام تجھ پر خدا نے اتارا ہے اسے کھول کر دنیا تک پہنچا دے۔ پھر دنیا نے دیکھا کہ آپؐ نے اس کا حق ادا کردیا اور ایسے جانثار صحابہ پیدا کئے جنہوں نے پھر اپنی قربانیوں سے ایسے معیار قائم کئے جنہیں دیکھ کر انسان حیران رہ جاتا ہے اور جس کام کے لئے آنحضرتؐ مبعوث ہوئے تھے اس کی انجام دہی کیلئے اپنی جان مال عزت وقت کو قربان کردیا اور کرتے گئے اور کئی صدیوں تک یہ صورت حال رہی اور جب اندھیری راتوں کے بعد سراج منیر کی روشنی سے منور کرکے اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے غلام صادق کو اس دنیا میں بھیجا جو ایک چھوٹی سی بستی قادیان میں رہنے والا تھا تو اس غلام صادق نے پھر تبلیغ کا حق ادا کردیا جب خدا تعالیٰ نے آپ کو تبلیغ اسلام دنیا تک پہنچانے کیلئے مبعوث کیا تو ساتھ ہی تسلی بھی دی کہ انی معک یا ابن رسول اللہ کہ اے رسول اللہ کے بیٹے میں تیرے ساتھ ہوں پھر الہام ہوا انی معک حیث ما کنت وانی ناصرک وانی بدک اللازم و عضدک الاقویٰ تو جہاں بھی ہو میں تیرے ساتھ ہوں میں تیری مدد کروں گا میں ہمیشہ کیلئے تیرا چارہ اور سہارا اور تیری مدد کیلئے قوی بازو ہوں۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک چھوٹی سی بستی میں مبعوث فرما کر اتنی بڑی ذمہ داری سپرد کی تو ساتھ ہی تسلی بھی دی کہ میں تیرے ساتھ ہوں تو جہاں بھی ہوگا میں تیری مدد کروں گا۔ اسلئے خداداد صلاحیتوں کے ساتھ بےفکر ہوکر اس کام کی انجام دہی کیلئے کمر بستہ ہو جا۔ پھر ایک دنیا نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے اس جری اللہ نے اسلام کا نہ صرف دفاع کیا بلکہ تبلیغ کا حق ادا کرنے کے ساتھ ساتھ متقین کی ایک جماعت قائم فرمادی کہ وہ بھی اپنی زندگیوں میں عظیم الشان پاک تبدیلیاں لاکر اس پیغام کو آگے پہنچانے والے بن گئے۔ اور اعلیٰ اخلاق کے معیار قائم کئے اور یہ جاگ ایک سے دوسرے کو لگتی چلی گئی اور نیکیوں کے کام آگے بڑھتے چلے گئے اور نہ صرف برصغیر ہندوپاک کے حدود سے نکل کر بلکہ ایشیا ،یورپ و امریکہ میں بھی یہ پیغام پہنچانے کی کوشش کیلئے منصوبہ بندی بھی کرنے لگے اور پہنچے بھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاں اپنوں کی تربیت کیلئے تقویٰ میں بڑھنے اور اعلیٰ اخلاق سیکھنے کیلئے جلسوں میں توجہ دلائی ہے اور ان جلسوں کے انعقاد کا بڑا مقصد بھی یہی تھا وہاں اس جلسے کی غرض بیان کرتے ہوئے یہ بات بھی بیان فرمائی کہ جلسے میں یہ بھی ضروریات میں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کیلئے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں۔ پس اس چھوٹی سی بستی کے رہنے والے عاشق صادق نے جو اللہ و رسول کے عشق میں فنا تھا جس کے سپرد اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے دنیا کی اصلاح کا کام کیا تھا اس بات سے اللہ تعالیٰ کی تسلی کے بعد پوری طرح تسلی میں تھا کہ اس کام نے تو اللہ کے فضل سے ہونا ہی ہے کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے اسلئے قطع نظر اس کے کہ وسائل ہیں یا نہیں فرمایا کہ ہم نے یورپ اور امریکہ میں پیغام حق پہنچانے کیلئے منصوبہ بندی بھی اس جلسہ میں کرنی ہے کیونکہ ہم اس عظیم الشان نبی کے ماننے والے ہیں جو محسن انسانیت ہے۔

فرمایا: اگر ہم یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہمیں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق ہے تو اپنے اندر پاک تبدیلیوں کے ساتھ ساتھ سب انسانوں سے ہمدردی کا جذبہ رکھتے ہوئے انہیں خدا اور رسولؐ کا پیغام پہنچانا ہے اور قرآنی تعلیم سے آگاہ کرنا ہے۔ انہیں اپنے پیدا کرنے والے کی طرف جھکنے کی توجہ دلانی ہے ۔ مذہب کے نام پر نفرتوں کی خود ساختہ دیواریں گرا کر دنیا کے ہر انسان سے پیار ومحبت کے قرآنی تعلیم کے اسلوب سکھانے ہیں۔اس مقصد کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے صحابہ نے کوشش کی اور آپ نے اپنے صحابہ کو اسطرح فیضیاب کیا کہ وہ بھی آخرین منھم کا خطاب پاکر اولین سے مل گئے ۔تقویٰ کی منازل طے ہوتی چلی گئیں اور تقویٰ کی وجہ سے وہ مقام حاصل کیا کہ امام الزمان سے خوشنودی کی سند حاصل کی۔

بعدہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنے صحابہ کے زہد وتقویٰ کے متعلق ایک اقتباس پیش کرنے کے بعد فرمایا کہ یہ قوت قدسی کا جاری فیض تھا جس سے اور بھی بہت سے فیضیاب ہوئے۔ یہ تقویٰ تھا جس نے آنحضرتؐ کے عاشق صادق کے ساتھ جڑنے سے اتباع رسولؐ اور عشق رسولؐ کے نئے سے نئے راستے متعین کردئے اور پھر اللہ تعالیٰ ان سے پہلے سے بڑھ کر محبت کرنے لگا۔اور وہ بھی رضی اللہ عنھم کا درجہ پاگئے۔

انہوں نے اس بات کا حقیقی فہم وادراک حاصل کیا کہ فاتقوا اللہ و اطیعون کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کرو۔فرمایا پس یہ وہ راز تھا جو انہیں اللہ تعالیٰ کے قریب تر کرتا چلا گیا کہ اصل تقویٰ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کی کامل اطاعت ہے اور جو شخص خاتم الانبیاء کی پیشگوئی اور اللہ کے وعدے کے مطابق اس کام کی تکمیل کیلئے آیا ہو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا پیغام اور کام ہے، اس کی کامل اطاعت تو وہ وہ نظارے دکھاتی ہے جس کا انسان تصور بھی نہیں کرسکتا۔آپؑ کی صداقت کی اس سے بڑی اور کیا دلیل ہوں گی کہ آپ کی شدید مخالفت کے باوجود کوئی آپ کا بال بھی بیکا نہ کرسکا۔ کیونکہ اللہ کی تائید کا وعدہ آپ کے ساتھ ہے۔ نہ یہ کہ تھا بلکہ ہے اور ہمیشہ رہے گا انشاءاللہ۔اور جب تک تقویٰ پر قائم رہیں گے یہ وعدہ ہمیشہ ساتھ رہے گا فرمایا: پھر یہی بستی تھی جس میں آپ کی وفات کے بعد مومنین نے تقویٰ پر چلتے ہوئے خلافت کے ساتھ جڑے رہنے کا عہد کیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق جو اس نے مسیح موعود علیہ السلام سے کیا تھا جماعت کی وسعت کو اسی طرح جاری رکھا ، جماعت کی مضبوطی اور استحکام کے نئے سے نئے باب کھلتے چلے گئے اور آج تک کھل رہے ہیں اور انشاءاللہ کھلتے چلے جائیں گے لیکن شرط تقویٰ ہے اور اس کے حصول کیلئے جان و مال، وقت، عزت کو قربان کرنے کا عہد ہے اور اس پر عمل ہے فرمایا: جب تک یہ قائم رہے گا جب تک آپ کے دل اس عہد کو پورا کرنے کے لئے اپنی تمام تر استعدادوں کو بروئے کار لاتے رہیں گے، جب تک کامل اطاعت کے نظارے نظر آتے رہیں گے، ان برکات سے فیض پاتے چلے جائیں گے جن کو اس زمانے میں اللہ تعالیٰ

(باقی صفحہ 12 پر ملاحظہ فرمائیں)

خطبہ جمعہ

جمعہ کی نماز کے لئے جب بھی بلایا جائے تو مومنوں کو اپنے تمام کام اور کاروبار فوراً بند کر کے جمعہ کے لئے مسجد کی طرف چل پڑنا چاہئے۔

جمعہ کے دن ہمیں درود شریف پڑھنے کا بھی خاص طور پر اہتمام کرنا چاہئے۔

رمضان کا آخری جمعہ یا رمضان کے جو باقی جمعے ہیں صرف وہی مسجد کی حاضری بڑھانے والے اور دکھانے والے نہ ہوں بلکہ سارا سال ہی ہمیں یہ نظر آئے کہ ہماری مسجدیں اپنی گنجائش سے تھوڑی پڑ گئی ہیں۔

(جمعہ کی اہمیت کے بارہ میں تاریخی تحقیق کے علاوہ قرآن مجید، احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے جمعہ کی فضیلت اور برکات کا بیان اور احباب جماعت کو نصائح)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 18/ستمبر 2009ء بمطابق 18/تبوک 1388 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

يٰٓاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْآ اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوْا الْبَيْعَ ۔ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِى الْاَرْضِ وَ ابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوْا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَنِ انْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا۔قُلْ مَا عِنْدَاللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ۔وَاللّٰهُ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ۔ (سورة الجمعة:10-12)

ان آیات کا ترجمہ ہے کہ اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو، جب جمعہ کے دن ایک حصہ میں نماز کے لئے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف جلدی کرتے ہوئے بڑھا کرو اور تجارت چھوڑ دیا کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔ پس جب نماز ادا کی جا چکی ہو تو زمین میں منتشر ہو جاؤ اور اللہ کے فضل میں سے کچھ تلاش کرو اور اللہ کو بکثرت یاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ اور جب وہ کوئی تجارت کے دل بہلاوہ دیکھیں گے تو اس کی طرف دوڑ پڑیں گے اور تجھے اکیلا کھڑا ہوا چھوڑ دیں گے۔ تُو کہہ دے کہ جو اللہ کے پاس ہے وہ دل بہلاوے اور تجارت سے بہت بہتر ہے اور اللہ رزق عطا کرنے والوں میں سے بہت بہتر ہے۔

سب سے پہلے تو میں اس بات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی حمد بھی کرتا ہوں کہ اس رمضان میں تقریباً ہر جمعہ پر ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں مسجد بیت الفتوح میں جمعہ پڑھنے کے لئے آنے والوں کی اتنی کثرت رہی کہ مسجد کی گنجائش کم ہوتی رہی۔ دروازے کھول کر سامنے کی گیلریوں میں بھی نمازیوں کے لئے جگہ بنانی پڑی۔ بلکہ اوورفلو (Overflow) اس سے بھی باہر نکل گیا۔ ایسا رش عموماً خاص موقعوں پر یا عام طور پر رمضان کے آخری جمعہ میں جسے جمعۃ الوداع کہتے ہیں، اس پر ہوتا تھا۔ پس ہمیشہ ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ جمعہ کا خاص اہتمام کر کے جمعہ پر آنا ہی حقیقی جمعۃ الوداع ہے۔ جمعہ پر ہم اپنے تمام کاروبار اور مصروفیات چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق آئیں تا کہ اللہ تعالیٰ کی برکات جو جمعہ کے ساتھ وابستہ ہیں انہیں سمیٹیں۔ اور یہ برکات سمیٹتے ہوئے جب ہم جمعہ کے بعد اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اپنی دنیاوی مصروفیات میں مشغول ہونے جا رہے ہیں تو اس دعا اور ارادے کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کو نہیں بھولیں گے اور عبادات کے باقی لوازم بھی حسب شرائط پوری طرح ادا کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور آج کا جمعہ پڑھ کر مسجد سے نکلنا آئندہ ہفتے میں آنے والے جمعہ کے استقبال کی تڑپ پیدا کرنے والا ہونا چاہئے اور ہوگا۔ نہ کہ ہمیں کسی ایسے جمعۃ الوداع کی ضرورت ہے جو رمضان کا آخری جمعہ ہو، جو سال میں ایک دفعہ آتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کا حقیقی خوف نہ رکھنے والے یہ بھول جاتے ہیں کہ سال کے اکاون باون جمعے اور بھی ہیں جن کا استقبال اتنا ہی ضروری ہے جتنا رمضان کے آخری جمعے کا۔ پس آج کا جمعہ جو اس رمضان کا آخری جمعہ ہے یہ ہمیں اس طرف تو بیشک توجہ دلانے والا ہو اور خاص طور پر ان لوگوں کے لئے جن سے سارا سال جمعہ کی ادائیگی میں سستی ہوتی رہی کہ آج اس جمعہ میں ہم یہ عہد کرتے ہیں کہ آئندہ اس جمعہ کو جو رمضان کا آخری جمعہ ہے الوداع کر کے ہم اگلے سال رمضان میں آنے والے جمعہ کا استقبال نہیں کریں گے بلکہ آئندہ ہفتے میں آنے والے جمعہ کا استقبال کریں گے۔ لیکن یہ کبھی نہ ہو کہ اس جمعہ سے فارغ ہونے کے بعد ہم اپنی برائیوں، کمزوریوں، خامیوں، سستیوں کو یکسر بھول جائیں بلکہ ہمیشہ ان کو یاد رکھتے ہوئے اپنی اصلاح کی طرف قدم بڑھانے والے ہوں۔ مَیں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس رمضان میں جمعہ پر جو حاضری یہاں مسجد بیت الفتوح میں ہمیں نظر آتی رہی ہے وہ دنیا میں ہر جگہ ہماری مساجد میں نظر آئی ہوگی۔

میری یہ بھی دعا ہے کہ خدا کرے کہ مسجد میں جمعہ کے لئے آنے کا یہ خوش کن رجحان ہمیشہ کے لئے قائم رہے اور ہر احمدی کو اس بات کے لئے دعا بھی کرنی چاہئے۔ اس زمانے میں ہر احمدی کی یہ ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے کیونکہ یہی ان آیات سے ثابت ہے جو مَیں نے تلاوت کی ہیں۔ یہ سورۃ جمعہ کے آخری رکوع کی آیات ہیں اور ان کو شروع ہی اس طرح کیا گیا ہے کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا یعنی اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو، جب جمعہ کے لئے بلایا جائے تو پھر تمہارا ایک ہی مقصود و مطلوب ہونا چاہئے کہ جمعہ کی نماز پڑھنی ہے اور باقی تمام کاموں کی حیثیت اب ثانوی ہو گئی ہے۔

اگر اس آیت سے پہلے کی آیات کو دیکھیں تو ان میں یہودیوں کا ذکر ہے جن پہ تورات اتاری گئی

تھی۔ مگر انہوں نے اس کی تعلیم پر عمل نہیں کیا۔ نیز باوجود واضح پیشگوئیوں کے آنحضرت ﷺ کا بھی انکار کیا۔ اور یہ انکار تو ہونا ہی تھا کیونکہ جیسا کہ مَیں نے کہا اس کی تعلیم جو تھی وہ اس کو بھول گئے تھے اور اس پر عمل ختم کر دیا تھا۔ اس کی کئی تاویلیں پیش کرتے تھے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ میں بھی فرمایا ہے کہ اس وجہ سے کہ انہوں نے عمل چھوڑ دیا ان کا تو ایسا حال ہے جیسے گدھے پر کتابوں کا بوجھ لاد دیا گیا ہو۔ بہرحال عبادت کے خاص دن کے حوالے سے جو انہیں حکم تھا، جو ان کے لئے مقرر کیا گیا تھا،، جو ہر سات دن بعد آتا تھا اس کو بھی انہوں نے بھلا دیا۔ اور سبت کا دن جو ان کے لئے ایک خاص دن تھا اس میں بھی کئی قسم کی ایسی حرکات کیں جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند تھیں۔ سَبْت ہفتے کے دن کو بھی کہتے ہیں۔ اور بھی اس کے کئی مطلب ہیں۔ عبادت کا خاص دن بھی ہے۔ بہرحال سبت جو ہفتے کا دن ہے یہودیوں کے لئے ایک بہت متبرک اور خاص عبادت کا دن ہے۔ اس میں ان پر بعض پابندیاں بھی لگائی گئی تھیں۔ جن کو جیسا کہ مَیں نے کہا انہوں نے اپنی چالاکیوں سے توڑا۔ اس بارہ میں قرآن کریم میں یوں ذکر آتا ہے کہ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِیْنَ اعْتَدَوْا مِنْکُمْ فِی السَّبْتِ (البقرۃ:66) اور تم ان لوگوں کو جنہوں نے سبت کے بارے میں زیادتی کی تھی جان چکے ہو۔ اور پھر اس زیادتی کی وجہ سے ان لوگوں کو سزا بھی دی گئی تو ان بھٹکے ہوئے یہودیوں کا اس سورۃ میں ذکر کر کے پھر یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا کہہ کر مسلمانوں کو اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ تم نے جمعہ کا حق ادا کرنا ہے۔ یہ اس بات کی طرف واضح اشارہ ہے کہ اگر تم اپنے اس مقدس دن کا حق ادا نہیں کرو گے تو تم بھی اس سزا کے سزاوار ٹھہر سکتے ہو۔ ہر قوم کی طرح مسلمانوں کا بھی سَبْت کا دن ہے اور ہمارا سَبْت یہ جمعہ ہے۔ پس ہر مسلمان کو اس دن کی خاص حفاظت اور اس کا حق ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور دعا بھی کرنی چاہئے۔ اور اس کا حق اس طرح ادا ہو سکتا ہے کہ جب بھی جمعہ کی نماز کے لئے بلایا جائے تو مومنوں کو اپنے تمام کام اور کاروبار بند کر کے فوراً مسجد کی طرف چل پڑنا چاہئے۔ امام کا خطبہ سننے کے لئے فوراً مسجد کی طرف دوڑنا چاہئے۔ اگر کوئی بہانہ جُو یہ کہے کہ ہمیں ان ملکوں میں یا آج کل دنیا میں اذان کی آواز تو سنائی نہیں دیتی تو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں دوسرے انتظام کر دیئے ہیں۔ گھڑیوں کا انتظام کر دیا ہے۔ اب تو فونوں میں بھی گھنٹی کی بجائے مختلف آوازیں لوگ ریکارڈ کرتے ہیں جو بجتی ہیں، سنائی جاتی ہیں۔ مجھے اس کا تجربہ تو نہیں کہ خاص وقت پہ الارم کے لئے بھی اذان کی یہ آواز سنائی دی جا سکتی ہے کہ نہیں۔ اگر یہ ہو سکتا ہے تو پھر اس پر اذان کی آواز ریکارڈ کرنی چاہئے۔ اس کا دوہرا فائدہ ہوگا بلکہ کئی فائدے ہو سکتے ہیں۔ جمعہ کے وقت کے لئے جہاں اذان کی آواز خود اپنے آپ کو جمعہ کی طرف توجہ دلائے گی وہاں اردگرد کے لوگ بھی توجہ کریں گے اور اذان کی یہ آواز سننے والوں کی توجہ کھینچنے کا باعث بنے گی اور یہ تبلیغ کے راستے کھولنے کا ذریعہ بھی بن جائے گی۔ لیکن بہرحال جو صورت بھی ہو سادہ الارم کی آواز بھی یاددہانی تو کروا سکتی ہے۔ پس جمعہ کی اہمیت کو کبھی نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس ضمن میں جو وضاحت کی ہے وہ یقیناً اس زمانے کے لئے سو فیصد حقیقی اور صحیح وضاحت ہے کہ اس زمانے میں یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا سے مراد وہی قوم ہو سکتی ہے اور ہے جو مسیح موعود کو ماننے والی ہے۔ (حقائق الفرقان جلد چہارم صفحہ 123-122)

اس میں کوئی شک نہیں کہ اس سے مراد عام مسلمان بھی ہیں لیکن اس صورت میں مسیح موعود کے زمانہ کے ساتھ جمعہ کی نماز کی اہمیت کو ملانا خاص طور پر مسیح موعود کو ماننے والوں کے لئے بہت اہم ہے۔ دوسرے غیر احمدی مسلمان تو باوجود مسلمان کہلوانے کے اور مومن کہلوانے کے ایمان لانے والے کہلوانے کے، مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انکار کی وجہ سے اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْکِتٰبِ وَتَکْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ (البقرۃ:86) (کہ کیا تم کتاب کے ایک حصہ پر تو ایمان لاتے ہو اور ایک حصہ کا انکار کرتے ہو) کے مصداق ٹھہرتے ہیں۔ پس حقیقی مومن وہی ہیں جو قرآن شریف کی ابتدا سے آخر تک ہر حکم پر ایمان لاتے ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تک تمام انبیاء پر ایمان لانے والے ہیں۔ پس یہ ہماری بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ اس دن کا خاص اہتمام کریں اور تجارتوں کو چھوڑ دیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے کو تجارتوں سے بھی خاص نسبت ہے۔ ہر قسم کے کاروباروں میں بڑی وسعت پیدا ہو چکی ہے۔ سٹاک مارکیٹوں سے دنیا کی تجارتوں کے اتار چڑھاؤ کا پتہ چلتا ہے۔ جو اس کاروبار میں ملوث ہیں یا یہ کرتے ہیں، اتنے مصروف ہوتے ہیں اور مختلف کمپنیوں کے شیئرز (Shares) کے اتار چڑھاؤ دیکھ کر سودے کر رہے ہوتے ہیں کہ ان کا اس بولی کے دوران یا ریٹ اوپر نیچے ہونے کے دوران ایک لمحے کے لئے بھی آنکھ جھپکنا یا سوچ ادھر ادھر پھیرنا ان کو لاکھوں کروڑوں اربوں کا گھاٹا دلوا دیتا ہے۔ اسی طرح منڈیوں کے چھوٹے کاروبار ہیں اور اس کاروبار میں منسلک تمام لوگ چاہے وہ تنخواہ دار ملازم ہی ہوں اس تجارت اور بیع کے دوران جو پہلے کبھی کسی زمانے میں اس شدت سے نہیں تھی اور اتنی آرگنائزڈ نہیں تھی جتنی مسیح موعود کے زمانہ میں ہوگئی ہے اور اس میں زیادہ سے زیادہ الیکٹرانک ذرائع اس میں استعمال ہونے کی وجہ سے تجارت کے لئے وقت کی اہمیت بھی ہر دن بہت بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جتنی بھی چاہے بڑی تجارت ہو، چاہے جتنی تمہارے پاس وقت کی کمی ہو نماز جمعہ کے مقابلہ میں اس کی کچھ بھی حیثیت نہیں اور تمہارا وقت نکال کر اپنے تمام ممکنہ نقصانات کو پس پشت ڈال کر جمعہ کا اہتمام کرنا بہرحال ضروری ہے اور چھوٹے موٹے کاروباری لوگوں کے لئے تو پھر کوئی بہانہ رہ ہی نہیں جاتا۔ پس ہم احمدی ہی آج وہ مومن ہیں اور ہونے چاہئیں جن کو اپنے جمعوں کی حفاظت کرنی چاہئے۔ تبھی ہم اس زمانے کے راہنما کی راہنمائی سے حقیقی فیض حاصل کر سکتے ہیں اور تبھی ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرتے ہوئے اس کی رضا کے حاصل کرنے والے ٹھہر سکتے ہیں۔

جمعہ کی اہمیت کے بارے میں آنحضرت ﷺ نے کس طرح ہمیں توجہ دلائی اور یہودیوں اور عیسائیوں سے کس طرح ہمیں ممتاز فرمایا ہے اس کا ایک روایت میں ذکر آتا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن آخَرِیْنْ ہونے کے باوجود اور باوجود اس کے کہ انہیں کتاب پہلے دی گئی ہم سابقین ہوں گے۔ یہ ان کا وہ دن ہے جو ان پر فرض کیا گیا تھا مگر انہوں نے اختلاف کیا مگر خدا تعالیٰ نے ہماری اس کی طرف درست راہنمائی کر دی۔ اب لوگ ہمارے پیچھے ہی چلیں گے۔ یہود ایک دن بعد اور نصاریٰ پرسوں۔

(بخاری کتاب الجمعہ باب فرض الجمعۃ حدیث نمبر 876)

یہ بخاری کی حدیث ہے۔ کتاب الجمعہ اور فرض الجمعہ کے باب میں ہے۔

یہ حدیث ایسی ہے کہ اس کی وضاحت ضروری ہے۔ اس ضمن میں مَیں مختصر یہ بتا دوں کہ جماعت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب کے سپرد یہ کام ہوا تھا کہ بخاری کی حدیثیں جمع کریں اور پھر اس کی تھوڑی سی شرح بھی لکھیں۔ اُس زمانہ میں کتاب کی کچھ جلدیں شائع ہوئی تھیں اور پھر بڑا لمبا عرصہ اس کی اشاعت نہیں ہو سکی۔ اب کچھ سال ہوئے مَیں نے ایک نور فاؤنڈیشن قائم کی ہے۔ اس کے تحت جماعت میں بھی احادیث کی کتب کی اشاعت ہو رہی ہے اور مسلم کی کئی جلدیں اور بخاری کی کئی جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ بہرحال شاہ صاحب نے اس کی جو شرح لکھی ہے وہ ایسی ہے کہ اس سے اس حدیث کی وضاحت ہوتی ہے۔

وہ تو خیر لمبی شرح ہے۔ شاہ صاحب نے اس میں جمعہ کی نماز کی فرضیت اور اہمیت کے بارہ میں بعض فقہاء جو جمعہ کی نماز کو فرض کفایہ سمجھتے تھے، کا علمی اور زبان کے قواعد کے رو سے جواب دینے کے بعد، (فرض کفایہ وہ ہے جس میں چند لوگ اگر شامل ہو جائیں، پڑھ لیں تو کافی ہوتا ہے۔ ضروری نہیں کہ سب شامل ہوں) اس کو غلط ثابت کیا۔ انہوں نے بتایا ہے کہ یہ فرض کفایہ نہیں ہے بلکہ اسی طرح فرض ہے جس طرح نمازیں فرض ہیں۔ پھر سَبْت کے لفظ کی لغوی بحث کی ہے اور یہودیوں کی تاریخ اور تعامل سے یہ بیان کیا ہے جیسا کہ اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ جمعہ کا دن ہی یہودیوں کا بھی سَبْت کا دن تھا یا اس کا کچھ حصہ اس میں شامل تھا جو بعد میں ہفتہ میں بدل گیا۔ تو شاہ صاحب کی جو شرح ہے اس کا کچھ حصہ اس تعلق میں پیش کرتا ہوں۔ ایک تو سَبْت کے لغوی معنی ہیں۔ لسان العرب کے تحت اس کے معنی ہیں کہ کام کاج چھوڑ کر آرام کرنا اور اصطلاحی معنی یہ ہیں کہ مشاغل سے کلیتًا منقطع ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہو جانا۔ ایک روز عبادت میں سارا دن مشغول رہنے کا حکم بنی اسرائیل میں مخصوص تھا جس کا ذکر خروج باب 31 آیت 14 تا 16 میں ہے اور خروج میں ہی دوسری جگہ بھی ہے۔ اور احبار میں بھی ہے۔ بہرحال اس حکم کی آخر انہوں نے خلاف ورزی کی۔ جس کی وجہ سے ان کو سزا ملی۔ تو ''جمعہ کے روز'' (مَیں یہ شاہ صاحب کی اس حصہ کی وضاحت پڑھ رہا ہوں) ''مسلمانوں کے لئے ایسی کوئی پابندی نہیں جیسی بنی سرائیل کے لئے تھی۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں اس خصوصیت کا ذکر بایں الفاظ فرماتا ہے کہ اِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَی الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِیْہِ (النحل:125)۔ سبت یعنی مشاغل دنیا سے منقطع ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہنے کا حکم انہی لوگوں کے لئے مخصوص تھا جنہوں نے اس کی خلاف ورزی کی۔ اس آیت کے یہ معنی نہیں کہ ساتواں دن ان کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ اگر عیسائی زمانہ کی رَو میں بہ کر بجائے ہفتہ، اتوار کو عبادت کا دن منا سکتے ہیں تو یہودیوں کا ایسا کرنا بعید از قیاس نہیں (کہ جمعہ سے ہفتہ کر لیا ہو) جیسا کہ تاریخی واقعات اور قرائن اس امر کی تصدیق کرتے ہیں کہ یہود نے بھی اپنی جلاوطنی کے ایام میں بابلیوں اور فارسیوں کے درمیان مدت تک بود و باش رکھنے کی وجہ سے ان کے مشرکانہ عقائد و رسوم کو اپنا لیا تھا اور ان مشرک اقوام کے زیر اثر انہوں نے اپنے مذہب کے اصول میں بھی تغیر و تبدل کیا۔ جمعہ کے دن کو بھی قدیم یہودیوں کے نزدیک ایک تقدس حاصل تھا۔ چنانچہ روحانی احکام اور فیصلہ جات جو مؤرخ یوسیفس نے اپنی مشہور تاریخ میں نقل کئے ہیں ان سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جمعہ اور ہفتہ دونوں دنوں میں اس بات کی قانوناً ممانعت تھی کہ کوئی یہودی کسی مقدمے میں مجسٹریٹ کے سامنے پیش ہونے کے لئے بلایا جائے۔ جمعہ کا نام ہی عبرانی میں عُرَیْبِ

هَشَّابَاتْ رکھا گیا تھااور سبت کی تیاری چھٹے دن یعنی جمعہ کے روز آٹھویں گھڑی میں تقریباً اڑھائی بجے شروع ہوتی جبکہ قربانی کی جاتی اور نویں گھڑی تقریباً ساڑھے تین بجے ختم ہوتی جبکہ سوختنی قربانی چڑھائی جاتی تھی اور اس کے بعد یہودی کام کاج سے فارغ ہوکر نہا دھوکر صاف کپڑے پہن کر شاہ سبت یعنی ہفتہ کا استقبال کرتے۔ تو اس تسمیہ سے ظاہر ہے کہ جمعہ بھی ان کے نزدیک ایک گوناں سبت کا حکم رکھتا تھا۔ اس لئے اسلامی مؤرخین کی یہ روایتیں اپنے اندر صداقت رکھتی ہیں کہ جمعہ کے دن کا نام عروبہ جو قدیم عربوں میں مشہور تھا وہ دراصل اہل کتاب سے لیا گیا تھا''۔

بہرحال آگے پھر لکھتے ہیں۔ ''غرض عروبہ کے نام کا ماخذ یہودیوں کے درمیان اب تک پایا جاتا ہے اور سبت کی عبادت بھی جمعہ کے دن ہی شروع ہوتی ہے اور یہ دونوں شہادتیں اصل حقیقت کی غماز ہیں''۔ پھر آخر میں نتیجہ نکالتے ہیں کہ ''یہ امر بھی یقینی ہے کہ یہود نے احکام سبت کے بارہ میں شدید سے شدید خلاف ورزیاں کیں بلکہ ان کے بعض انبیاء نے تو ان کی ذلت و ادبار کا سارا موجب سبت کی بے حرمتی قرار دیا ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی یہ پیشگوئی کی تھی کہ سبت کی بے حرمتی بنی اسرائیل کی تباہی کا موجب ہوگی''۔ (یہ بائیبل میں لکھا ہوا ہے۔)۔ یہ سب شواہد و قرائن آنحضرت ا کے مذکورہ بالا ارشاد کی تصدیق کرتے ہیں۔ (صحیح بخاری جلد دوم شرح حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؓ صفحہ 275-274)

یہ جو حدیث ہے نا کہ ان کے لئے مقرر کیا گیا تھا لیکن انہوں نے اس کی خلاف ورزی کی لیکن ہمیں اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف راہنمائی کی اور آج تک پندرہ سو سال گزرنے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسلمان جیسا بھی ہو جمعہ کا کہیں نہ کہیں اہتمام ضرور کرتا ہے۔ چاہے تھوڑے ہوں، سارا شہر نہ بھی جمع ہو لیکن جمعہ پر ضرور آتے ہیں اور جب تک جمع ہوتے رہیں گے برکات ملتی رہیں گی اور اس زمانے میں جیسا کہ مَیں نے کہا حضرت مسیح موعود کے زمانے کے ساتھ اس کی ایک خاص اہمیت ہے اس لئے احمدیوں کو خاص طور پر اس کا بہت زیادہ اہتمام کرنا چاہئے۔

پس جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف ہماری درست راہنمائی فرمائی ہے۔ ہمارا یہ پہلا فرض بنتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی بجا آوری کے لئے خاص اہتمام کرتے رہیں۔ اس حکم کی خلاف ورزی کر کے اللہ تعالیٰ کے کسی انذار کا مورد نہ بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کی پُرانی تاریخیں بتائی ہیں۔ یہودیوں کی بتائی ہیں۔ بنی اسرائیل کی بتائیں۔ اسی لئے کہ ہم بھی ہوشیار رہیں۔ یہود نے جمعہ کے دن کو اگر ان کی خاص عبادت کی ابتداء اس دن سے ہوتی تھی جیسا کہ شاہ صاحب نے ثابت کیا ہے اور تاریخ سے ثابت ہوتا ہے تب بھی اس دن کو چھوڑ نا تھا۔ انہوں نے اس دن کو اس لئے چھوڑ نا تھا کیونکہ یہ الٰہی تقدیر تھی۔ اس بابرکت دن نے آنحضرت ا اور آپ کی اُمّت کے لئے مخصوص رہنا تھا۔

اس دن کی اہمیت احادیث سے بھی ثابت ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اس دن کی اہمیت کے بارہ میں ہمیں بہت کھول کر بتایا ہے کہ کیوں یہ دن ہمارے لئے اہم ہے۔ اس لئے کہ یہ حضرت آدم کی پیدائش اور وفات کا دن ہے اور حضرت آدم علیہ السلام ہماری روحانی زندگی کی ابتداء میں ایک مقام رکھتے ہیں۔ جس کے بارہ میں قرآن کریم میں بھی خدا تعالیٰ نے بڑا واضح فرمایا ہوا ہے اور پھر مسیح موعود کے زمانے میں مسیح موعود کو بھی خدا تعالیٰ نے آدم کا نام دیا ہے۔ اس زمانہ میں احیائے دین آپ علیہ السلام سے وابستہ ہے۔ پس احمدیوں کے لئے جمعوں کا اہتمام ایک انتہائی ضروری چیز ہے۔ تبھی ہماری سمتیں بھی درست رہیں گی۔ تبھی ہم ہمیشہ ان برکات سے فائدہ اٹھاتے رہیں گے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے ساتھ وابستہ ہیں۔

آنحضرت ﷺ نے جمعہ کے دن کی اہمیت کے بارے میں جو فرمایا، ان میں سے بعض احادیث آپ کے سامنے رکھوں گا۔ حضرت اوسؓ بن اوس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے دنوں میں سے بہترین دن جمعہ کا ہے۔ اس میں حضرت آدم پیدا کئے گئے اور اسی دن فوت ہوئے۔ اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن بیہوشی طاری ہوگی۔ پس اس دن مجھ پر بکثرت درود بھیجو کیونکہ اس دن تمہارا یہ درود میرے سامنے پیش کیا جائے گا۔

(سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب فضل یوم الجمعۃ ولیلۃ الجمعۃ حدیث نمبر 1047)

پھر ایک دوسری حدیث ہے ابن ماجہ کی۔ اس میں حضرت ابولبابہؓ بن منذر سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کا دن دنوں کا سردار ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ عظیم ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یوم الاضحیٰ اور یوم الفطر سے بھی بڑھ کر ہے۔ اس دن کی پانچ خصوصیات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس دن آدم کو پیدا کیا۔ دوسرے اللہ نے اس دن حضرت آدم کو زمین پر اتارا۔ تیسری اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو وفات دی۔ چوتھی اس دن میں ایک گھڑی ایسی بھی آتی ہے کہ اس میں بندہ حرام چیز کے علاوہ جو بھی اللہ تعالیٰ سے مانگے تو وہ اسے عطا کرتا ہے۔ اور پانچویں یہ ہے کہ اسی دن قیامت برپا ہوگی۔ مقرب فرشتے آسمان، زمین اور ہوائیں اور پہاڑ اور سمندر اس دن سے خوف کھاتے ہیں۔

(ابن ماجہ۔ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ وسنۃ فیھا۔ باب فی فضل الجمعۃ حدیث نمبر 1084)

ان حادیث سے مزید وضاحت ہو جاتی ہے کہ اس دن کی کیا اہمیت ہے جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجھ پر کثرت سے درود بھیجو۔ ویسے تو عام طور پر بھی درود بھیجنا چاہئے لیکن فرمایا ہر جمعہ کو کثرت سے بھیجو۔ اس لئے ہر جمعہ کو یہ اہتمام خاص طور پر کرنا چاہئے کیونکہ دعاؤں کی قبولیت کا آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے سے بڑا تعلق ہے۔ قرآن کریم میں بھی خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ۔ یٰٓاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (الاحزاب:57) کہ اللہ اپنے بندے پر رحمت نازل کرتا ہے اور اس کے فرشتے بھی اور اے لوگو! جو ایمان لائے ہو تم بھی اس نبی پر درود اور سلام بھیجتے رہو۔

پس جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس میں ایک گھڑی ایسی آتی ہے جو قبولیت دعا کی گھڑی ہے۔ (صحیح بخاری کتاب الجمعۃ باب الساعۃ التی فی یوم الجمعۃ حدیث نمبر 935) تو دعا کی جو گھڑی ہے اس میں جو دعا خدا تعالیٰ نے سکھائی ہے یعنی درود بھیجنے کی وہ اگر ہم کریں گے تو ہماری جو باقی وقتوں میں کی گئی دعائیں ہیں اس درود کی برکت سے قبولیت کا درجہ پائیں گی۔ پس جمعہ کے دن ہمیں درود شریف پڑھنے کا بھی خاص طور پر اہتمام کرنا چاہئے۔ مسلمانوں پر یہ بھی خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ پورے دن کی پابندی نہیں لگائی گئی کہ کچھ نہیں کرنا بلکہ جمعہ کی نماز کے بعد دنیاوی کاموں میں مصروف ہونے کی اجازت دی ہے۔ لیکن یہ اجازت ایک شرط کے ساتھ ہے۔ ایک تو یہ کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کو نہیں بھولنا۔ دوسرے اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرنا ہے یا ترتیب کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرنا ہے اور اس کا ذکر کرنا ہے۔ تو جو شخص اس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے اپنے دنیاوی کام کرے گا کہ مَیں یہ کام اللہ تعالیٰ کے اس حکم کے تحت کر رہا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میرا فضل تلاش کرو تو فوراً یہ خیال بھی دل میں آئے گا کہ میرا کوئی کام ایسا نہ ہو جو صرف دنیاوی لالچ کے زیر اثر ہو۔ میرا کاروبار، میری ملازمت، میری تجارت ان اصولوں پر چلتے ہوئے ہو جو تقویٰ کی طرف لے جانے والے ہیں۔ میں کہیں یہ نہ سمجھوں کہ کیونکہ یہ دنیاوی کاروبار ہے اس لئے اس میں یہ دھوکہ جائز ہے۔ نہیں بلکہ جب خدا تعالیٰ کا فضل مانگنا ہے تو پھر ہمارا ہر معاملہ صاف اور شفاف ہونا چاہئے۔ دوسرے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو بکثرت یاد کرو۔ اس سے ایک تو ہمیشہ یہ خیال رہے گا کہ مَیں نے اپنی عبادتوں کی حفاظت کرنی ہے۔ دوسرے یہ کہ میرے کام اگر اچھے ہو رہے ہیں، ان میں کامیابی حاصل ہو رہی ہے تو اس لئے کہ میرا پورا توکّل خدا تعالیٰ کی ذات پر ہے۔ اور پھر آخری آیت میں خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ رزق دینے والی اصل ذات جو ہے خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ کاروباروں میں برکت پڑتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پڑتی ہے۔ تمہاری کوئی پہچان ہے تو خدا تعالیٰ کے فضل کی وجہ سے ہے۔ اس لئے جب آخری زمانے میں مسیح موعود کو مان لو تو پھر دنیاوی لالچیں اور دنیاوی کھیل تماشے تمہارے سے بہت دور چلے جانے چاہئیں۔ اگر یہ اپنے سے دور نہ پھینکیں تو تمہاری حالت ایسی ہوگی جیسے تم نے مسیح موعودؑ سے یہ عہد بیعت کر کے کہ ہم اپنی جان مال وقت اور عزت کو قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہیں گے، پھر مسیح موعود کو اکیلا چھوڑ دیا اور مسیح موعودؑ نے جس کام کے لئے تمہیں جمع کیا تھا، ایک جماعت بنائی تھی، جماعت میں شامل ہونے کے لئے کہا تھا، اسے بھول گئے۔ خدا تعالیٰ سے کام کیا تھا یہی کہ خدا تعالیٰ سے ایک خاص تعلق جوڑنا، اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کے ذکر سے اپنی زندگیوں کو سجانا اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق ادا کرنا۔ گویا اللہ تعالیٰ نے اس بات کو آزمانے کے لئے کہ تمہارا کس حد تک آخرین میں بھیجے ہوئے آنحضرت ا کے عاشق صادق کے ساتھ تعلق ہے اور کس حد تک تم اس بات میں سچے ہو کہ ہم مسیح موعودؑ سے کئے گئے عہد بیعت کو نبھانے والے ہیں، جمعہ پر حاضر ہونا تمہارا معیار مقرر کیا ہے۔ پس ہر احمدی کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ جمعہ کے لئے مسجد آنا یا اگر مسجد نہیں ہے تو چند احمدیوں کا اکٹھے ہو کر، جمع ہو کر جمعہ پڑھنا انتہائی اہم ہے۔

پس صرف رمضان کا آخری جمعہ یا رمضان کے جو باقی جمعے ہیں صرف وہی مسجد کی حاضری بڑھانے والے اور دکھانے والے نہ ہوں بلکہ سارا سال ہی ہمیں یہ نظر آئے کہ ہماری مسجدیں اپنی گنجائش سے تھوڑی پڑ گئی ہیں۔ اب یہ نمازیوں سے چھلکنی شروع ہوگئی ہیں۔ جمعوں کی اہمیت کے بارے میں اب میں بعض مزید احادیث بھی پیش کرتا ہوں جن سے جمعہ کے مختلف مسائل کا بھی پتہ لگتا ہے اور اہمیت کا بھی پتہ لگتا ہے۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر وہ شخص جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس پر جمعہ کے دن جمعہ پڑھنا فرض کیا گیا ہے، سوائے مریض، مسافر اور عورت اور بچے اور غلام کے۔ جس شخص نے لہو ولعب اور تجارت کی وجہ سے جمعہ سے لاپرواہی برتی۔ اللہ تعالیٰ بھی اس سے بے پرواہی کا سلوک کرے گا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بے نیاز اور حمد والا ہے۔ (سنن دار قطنی۔ کتاب الجمعۃ۔ باب

من تجب علیہ الجمعۃ حدیث نمبر 1560 دارالکتب العلمیۃ بیروت 2003ء)

پھر ایک حدیث میں آتا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن نیکیوں کا اجر کئی گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔

(مجمع الزوائد۔ ومنبع الفوائد۔ جلد دوم۔ کتاب الصلاۃ باب فی الجمعۃ وفضلھا حدیث نمبر 2999)

پس ہر قسم کی نیکیاں جو جمعہ کی نماز کے علاوہ جمعہ کے دن کی جاتی ہیں اللہ تعالیٰ ان کا اجر بھی کئی گنا بڑھا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کی بجا آوری سے بڑھ کر تو کوئی نیکی نہیں ہے اور حکم بھی وہ جو انتہائی فرائض میں داخل ہے۔ پس جمعہ کی نماز کے لئے آنا نیکیوں میں سب سے زیادہ بڑھانے کا موجب بنتا ہے اور یہی چیز ہے جو منافق اور مومن کی پہچان بھی کرواتا ہے۔

جیسا کہ ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا جس کسی نے بلاوجہ جمعہ چھوڑا وہ اعمال نامے میں منافق لکھا جائے گا جسے نہ تو مٹایا جا سکے گا اور نہ ہی تبدیل کیا جا سکے گا۔ (مجمع الزوائد۔ ومنبع الفوائد۔ جلد دوم۔ کتاب الصلاۃ باب فی الجمعۃ وفضلھا حدیث نمبر 2999)

پھر ایک روایت میں آتا ہے حضرت جعد الضمری روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس نے تساہل کرتے ہوئے لگاتار تین جمعے چھوڑے (سستی کرتے ہوئے تین جمعے لگاتار چھوڑے) اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر کر دیتا ہے۔ (ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب فی تفریع ابواب الجمعۃ باب التشدید فی ترک الجمعۃ حدیث نمبر 1052)

اور جب مہر کر دیتا ہے تو پھر نیکیاں کرنے کی توفیق بھی کم ہوتی چلی جاتی ہے اور آہستہ آہستہ انسان بالکل ہی دور ہٹ جاتا ہے۔

حضرت سلمان فارسیؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص بھی جمعہ کے دن غسل کرے اور اپنی استطاعت کے مطابق پاکیزگی اختیار کرے اور تیل لگائے اور گھر سے خوشبو لگا کر چلے اور دو آدمیوں کو الگ الگ نہ کرے (یعنی اپنے بیٹھنے کے لئے زبردستی پرے نہ ہٹائے) اور پھر جو نماز اس پر واجب ہے وہ ادا کرے۔ پھر جب امام خطبہ دینا شروع کرے تو وہ خاموشی سے سنے تو اس کے اس جمعہ اور اگلے جمعہ کے درمیان ہونے والے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

(بخاری کتاب الجمعۃ باب الدھن للجمعۃ حدیث نمبر 883)

پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جمعہ کے دن فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور وہ سب سے پہلے آنے والے کو پہلا لکھتے ہیں اور پہلے آنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی اونٹ کی قربانی کرے۔ پھر بعد میں آنے والا اس کی طرح ہے جو گائے کی قربانی کرے۔ پھر مینڈھا (بھیڑ)، پھر مرغی اور پھر انڈے کی قربانی کرنے والے کی طرح ہے۔ پھر فرمایا کہ پھر جب امام منبر پر آ جاتا ہے تو وہ اپنے رجسٹر بند کر لیتے ہیں۔ یعنی فرشتے اپنے رجسٹر بند کر لیتے ہیں اور ذکر کو سننا شروع کر دیتے ہیں۔ (بخاری کتاب الجمعۃ باب الاستماع الی الخطبۃ یوم الجمعۃ حدیث نمبر 929) اس خطبہ کو سننا شروع کر دیتے ہیں جو امام دے رہا ہوتا ہے۔ اس میں ایک تو ثواب اور اس کے بعد پھر خطبوں کو توجہ سے سننے کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے کہ جس مسجد میں مجلس میں اللہ تعالیٰ کے فرشتے بیٹھے ہوں اور وہ باتیں سن رہے ہوں اس سے زیادہ بابرکت مجلس اور کون سی ہو سکتی ہے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی جمعہ کے روز امام کے خطبہ کے دوران بولے اس کی مثال اس گدھے کی سی ہے جو کتابیں اٹھائے ہوئے ہو اور جو اس سے یہ کہے کہ خاموش رہے تو اس کا بھی جمعہ نہیں۔ (مسند احمد بن حنبل 1/230۔ جلد 1 مسند عبداللہ بن عباس حدیث نمبر 2033 عالم الکتب بیروت 1998ء)۔ یعنی بولنے والے کو بول کر خاموش کرانا بھی منع ہے۔ اگر بچے شور کر رہے ہیں اور ان میں کوئی چھوٹا بچہ ہو تو وہاں سے اس کو اٹھا کر لے جانا چاہئے اور اگر کوئی ہوشمند بچہ بول رہا ہے، شرارت کر رہا ہے تو اس کو اشارے سے منع کرنا چاہئے۔

حضرت جابرؓ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ سُلیک غطفانی جمعہ کے روز اس وقت آ کر بیٹھ گیا جب رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو آپ نے اسے فرمایا: اے سُلیک! کھڑے ہو کر دو رکعت نماز ادا کرو اور اس میں اختصار سے کام لو۔ پھر آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے روز امام کے خطبہ دینے کے دوران آئے تو وہ دو رکعت پڑھے اور ان کو جلد جلد مکمل کر لے۔

(مسلم کتاب الجمعۃ۔ باب التحیۃ والامام یخطب حدیث نمبر 1908)

علقمہ روایت کرتے ہیں کہ مَیں عبداللہ بن مسعودؓ کے ہمراہ جمعہ کے لئے گیا۔ انہوں نے دیکھا کہ ان سے پہلے تین آدمی مسجد میں پہنچ چکے تھے۔ انہوں نے کہا چوتھا مَیں ہوں۔ پھر کہا کہ چوتھا ہونے میں کوئی دوری نہیں۔ پھر کہا مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ لوگ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے حضور جمعہ میں آنے کے حساب سے بیٹھے ہوں گے۔ یعنی پہلا دوسرا تیسرا اور انہوں نے کہا پھر چوتھا اور چوتھا بھی زیادہ دور نہیں۔ (سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ والسنۃ فیھا۔ باب ما جاء فی التہجیر الی الجمعۃ حدیث نمبر 1094) تو جمعوں کی اتنی اہمیت ہے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز جمعہ پڑھنے آیا کرو اور امام کے قریب ہو کر بیٹھا کرو اور ایک شخص جمعہ سے پیچھے رہتے رہتے جنت سے پیچھے رہ جاتا ہے۔ حالانکہ وہ جنت کا اہل ہوتا ہے۔

(سنن ابوداؤد کتاب الصلاۃ باب تفریع ابواب الجمعۃ باب الدنو من الامام حدیث نمبر 1108)

نیکیوں کی توفیق والی حدیث مَیں نے پہلے پڑھی تھی۔ نیکیاں تو انسان کر رہا ہوتا ہے لیکن وہ نیکیاں جمعہ نہ پڑھنے کی وجہ سے دل کو داغ لگنے کی وجہ سے آہستہ آہستہ ختم ہوتی چلی جاتی ہیں اور پھر وہی انسان جو جنت کا اہل ہوتا ہے جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا وہ جنت سے محروم رہ جاتا ہے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے حضرت عبید بن ثبات روایت میں کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جمعہ کے روز فرمایا کہ اے مسلمانوں کے گروہ! یقیناً یہ دن خدا نے تمہارے لئے عید کا دن بنایا ہے پس تم غسل کیا کرو اور جس کسی کے پاس طیب ہو یعنی خوشبو ہو وہ ضرور اسے لگا لیا کرے اور مسواک کیا کرو۔

(سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ باب ما جاء فی الزینۃ یوم الجمعۃ حدیث نمبر 1098)

پس یہ اہمیت ہے جمعوں کی جسے ہمیں ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس دن کو ایک اور زاویے سے پیش فرمایا ہے اور پھر جمعہ کی اہمیت بیان فرمائی ہے۔ آپؑ آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُم (المائدہ:4) کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

"غرض اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ کی آیت دو پہلو رکھتی ہے۔ ایک یہ کہ تمہاری تطہیر کر چکا"۔ (تمہیں پاک کر دیا ایسا دین آ گیا کہ جو پاک کرنے والا ہے۔) "اور دوم (یہ کہ) کتاب مکمل کر چکا۔ کہتے ہیں جب یہ آیت اتری وہ جمعہ کا دن تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی یہودی نے کہا کہ اس آیت کے نزول کے دن عید کر لیتے"۔ (احادیث میں بعض روایات میں حضرت ابن عباسؓ کی روایت سے آتا ہے کہ یہودی نے ان سے کہا اور انہوں نے کہا کہ جمعہ عید ہی ہے۔ لیکن بہرحال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو روایات ہیں اور بعض ایسی ہیں جن کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے کہ مجھے براہ راست آنحضرت ﷺ نے بعض روایات باتیں بتائی ہیں۔ تو اس کی جو حیثیت ہے اور قدر و اہمیت ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو بیان فرمائی ہے ہمیں بہرحال اس کو دیکھنا چاہئے نہ کہ ان روایتوں کو جو مختلف راویوں کے ذریعہ سے پہنچیں۔ تو بہرحال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ" حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کسی یہودی نے کہا کہ اس آیت کے نزول کے دن عید کر لیتے۔

دوسری روایت میں آتا ہے کہ اگر یہ ہم پر اتری ہوتی تو ہم عید کا دن مناتے۔ (تو بہرحال کہا کہ اس آیت کے نزول کے دن عید کر لیتے۔)

(بخاری کتاب التفسیر تفسیر سورۃ المائدۃ باب قولہ: الیوم اکملت لکم دینکم حدیث نمبر 4606)

حضرت عمرؓ نے کہا کہ جمعہ عید ہی ہے"۔ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں) "مگر بہت سے لوگ اس عید سے بے خبر ہیں۔ دوسری عیدوں کو کپڑے بدلتے ہیں لیکن اس عید کی پرواہ نہیں کرتے اور میلے کچیلے کپڑوں کے ساتھ آتے ہیں۔ میرے نزدیک یہ عید دوسری عیدوں سے افضل ہے"۔ (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ) "میرے نزدیک یہ عید دوسری عیدوں سے افضل ہے۔ اسی عید کے لئے سورۃ جمعہ ہے اور اسی کے لئے قصر نماز ہے اور جمعہ وہ ہے جس میں عصر کے وقت آدم پیدا ہوئے۔ اور یہ عید اس زمانے پر بھی دلالت کرتی ہے کہ پہلا انسان اس عید کو پیدا ہوا۔ قرآن شریف کا خاتمہ اسی پر ہوا"۔ (الحکم جلد 10 نمبر 27 مورخہ 31/جولائی 1906ئصفحہ 5 کالم 1) (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 673 مطبوعہ ربوہ)۔

یعنی یہ آیت جو تھی یہ بھی جمعہ والے دن نازل ہوئی۔ پس ہم ایک عظیم الشان دین کے ماننے والے ہیں جس کو نازل فرما کر اللہ تعالیٰ نے اپنا دین کامل اور مکمل کیا اور ایک یہودی کو بھی اس کی عظمت کا، آیت کی عظمت کا اقرار کرنا پڑا۔ پس جس خدا نے دین کامل کر کے قرآن کریم کی صورت میں آنحضرت ﷺ پر اتارا اسی خدا نے ایک اہم فریضہ کی طرف اس کتاب میں ہمیں توجہ دلائی ہے بلکہ حکم دیا ہے۔ پس یہ ہماری بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ اس کی بجا آوری میں کبھی سستی نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اور ہماری اولادوں کو بھی ہمیشہ توفیق دیتا رہے کہ ہم جمعوں کا خاص اہتمام کرنے والے بنے رہیں اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہم سے توقع کی ہے اس پر پورا اترنے والے ہوں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کچھ یادیں کچھ باتیں ، ایک خادم خلق وجود کی

محترم میاں محمد صدیق بانی صاحب کا ذکر خیر

............(شریف احمد بانی، کراچی پاکستان)............

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر ۲۶ دسمبر ۱۹۳۵ء کو تحریک جدید کے بارہ میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

’’احباب کو تحریک جدید میں حصہ لینے کی نصیحت کرتا ہوں۔ یہ نفلی چندہ ہے اور ہر شخص کی مرضی پر منحصر ہے۔ پس جو دے سکتا ہے دے اور اپنے ایمان کی خاطر دے۔ مجھ پر اس کا کوئی احسان نہیں۔ میں تو وہ انسان ہوں کہ بچپن میں اپنی ذاتی ضرورت کیلئے میں نے کبھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بھی کچھ نہیں مانگا۔ مجھے جب کوئی ضرورت پیش آتی، میں خاموش ہو جایا کرتا۔ حضرت مسیح موعودؑ سمجھ جاتے کہ اسے کوئی ضرورت ہے۔ چنانچہ آپ ہماری والدہ صاحبہ سے کہتے کہ اس کو کوئی ضرورت معلوم ہوتی ہے۔ پتہ لو، یہ کیا چاہتا ہے۔ پس جن سے مانگنے کا مجھے حق تھا میں نے تو ان سے بھی کبھی نہیں مانگا۔ کجا یہ کہ آپ لوگوں سے اپنے لئے مانگوں۔

بعض مخلص احباب مجھ سے اکثر دریافت کرتے رہتے ہیں کہ آپ کیلئے ہم کیا تحفہ لائیں۔ میں خاموش رہتا ہوں اور کچھ نہیں کہتا۔ بعض بار بار پوچھتے ہیں کہ ہم فلاں چیز لانا چاہتے ہیں کیسی لائیں۔ تو بھی میں جواب نہیں دیتا کہ ان پر چٹی پڑ جائے گی تو پوچھنے کے باوجود میں دوستوں کو نہیں بتاتا کہ وہ کیسی چیز لائیں۔

ایک دفعہ ایک دوست میرے پیچھے پڑ گئے کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ کی موٹر کے لئے جن چیزوں کی ضرورت ہوا کرے میں مفت مہیا کروں۔ میں نے بہت روکا۔ لیکن وہ اپنے اصرار میں بڑھتے گئے۔ آخر ان کے اصرار سے مجبور ہو کر میں نے کہا۔ اچھا میں آپ کو چیزوں کا آرڈر بھجوا دیا کروں گا۔ آپ چاہیں تو مفت دے سکتے ہیں۔ چاہیں تو قیمت وصول کر لیا کریں۔ وہ دوست مجھے موٹر کے متعلق اشیاء مہیا کر دیتے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے کہ ان کے شدید اصرار پر میں نے آرڈر بھجوانا منظور کیا تھا اور وہ پھر اپنی طرف سے بطور تحفہ چیزیں بھجوا دیتے ہیں لیکن میرے دل پر اب بھی اس کا بوجھ ہی رہتا ہے اور میں کوشش کرتا ہوں کہ جس قیمت کو وہ روپیہ کی شکل میں نہیں لیتے ، دعاؤں کی صورت میں ادا کر دوں۔ اس کے سوا میری زندگی میں اور کوئی واقعہ نہیں کہ کسی کے کہنے پر بھی میں نے کوئی چیز طلب کی ہو‘‘۔

(انوار العلوم جلد ۱۴ صفحہ ۱۴۰۔۱۴۱)

ملک صلاح الدین صاحب مرحوم مؤلف اصحاب احمدؓ نے تحریر فرمایا:۔

’’خاکسار مؤلف ۱۵ اپریل ۱۹۴۱ء تک قریباً چار سال حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں رہا۔ تھوڑا عرصہ اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری اور زیادہ عرصہ پرائیویٹ سیکرٹری۔ اس سارے عرصہ میں دیکھا کہ حضور کی خدمت میں موٹر کیلئے مطلوبہ ٹائر وغیرہ ہمیشہ محترم میاں محمد صدیق صاحب بانی کی طرف سے ہدیۃً کلکتہ سے آتے تھے‘‘۔

(تابعین اصحاب احمد جلد دہم ص ۱۷۷)

یہ حضرت مصلح موعودؓ کی دعائیں ہی تھیں جن کی بدولت میاں محمد صدیق صاحب بانی پر اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضل ہوئے اور خاکسار اس بات کا عینی شاہد ہے کہ بعض دفعہ انتہائی نامساعد حالات میں اللہ تعالیٰ اس طرح مصیبت سے نکال لیتا تھا جو بظاہر ناممکن معلوم ہوتا تھا اور ایسا ایک دفعہ نہیں ہوا بلکہ بارہا میں نے خود تائید الٰہی کے ایسے نظارے دیکھے ہیں اور میں پورے یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ حضرت مصلح موعودؓ کی قبولیت دعا کا زندہ نشان میاں صاحب کی ساری زندگی ہے۔

تقسیم ملک سے پہلے ۱۹۴۶ء میں کلکتہ میں بڑے ہولناک ہندو مسلم فسادات پھوٹ پڑے۔ ہمارا کاروبار اور رہائش ایسے علاقہ میں تھی جہاں مسلمانوں کی آبادی نہ ہونے کے برابر تھی اور غیر مذاہب والوں کی اکثریت تھی۔ فسادیوں نے ہماری دوکان اور مکان کو لوٹنے کے بعد آگ لگا دی۔ ہم جس جگہ پناہ لے کر چھپے ہوئے تھے۔ کسی طرح فسادیوں کو اس جگہ کا بھی پتہ چل گیا اور انہوں نے ہمیں ہر طرف سے گھیرے میں لے لیا اور بظاہر بچنے کا کوئی امکان نظر نہیں آ رہا تھا۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر غیبی امداد بھیج دی اور ہم وہاں سے صحیح و سلامت نکل کر محفوظ جگہ آ گئے۔ اگرچہ جناب والد صاحب زخمی ہوئے لیکن اللہ تعالیٰ نے جان کی حفاظت فرمائی اور آپ نے لمبی عمر پائی۔

سارا کاروبار اور مکان وغیرہ تباہ ہو چکا تھا اور صرف تن کے لباس کے ساتھ ہم لوگ گھر سے نکلے تھے۔ چونکہ وسیع کاروبار تھا۔ اس لئے کاروبار کے سلسلہ میں لاکھوں روپیہ کا قرض ہمارے ذمہ تھا جس کو ادا کرنا ہماری اخلاقی ذمہ داری تھی جبکہ کاروبار بالکل تباہ ہو چکا تھا۔ جناب والد صاحب نے ہمت نہیں ہاری اور نئے سرے سے معمولی پیمانہ پر دوبارہ کاروبار شروع کیا اور قرض خواہوں کی ایک ایک پائی ادا کر دی۔ میرا ایمان ہے کہ یہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوا۔ جو حضرت مصلح موعودؓ کی دعاؤں سے ہم پر نازل ہوا۔

سید نور عالم صاحب ایم اے سابق امیر جماعت احمدیہ کلکتہ نے آپ کے بارہ میں لکھا کہ آپ جماعت احمدیہ کلکتہ کے قدیم ترین احباب میں سے تھے۔ آپ غربا کے سچے دوست اور تکلیف زدہ بیوگان اور یتامیٰ کے ہمدرد اور سہارا تھے اور درویشان قادیان کی خدمت کے لئے ہمہ تن وقف تھے۔ عظیم الشان مسجد اقصیٰ ربوہ آپ کی عالی حوصلگی اور دین کیلئے آپ کی جاں نثاری کی درخشاں علامت ہے۔ موجودہ نسل اور آئندہ نسلیں محبت و تعریف کے ساتھ آپ کا ذکر کریں گی۔ انسان کیا ہی عجیب تخلیق ہے۔ اگر وہ اپنی حیات مستعار میں ایسے کارنامے سرانجام دے۔

آپ مزید لکھتے ہیں:۔

بانی صاحب مرحوم کی شخصیت کی سب سے نمایاں خصوصیت ان کی جرأت ، بے خوفی اور حق گوئی تھی۔ بات کتنی ہی سچی ہو اور کتنی ہی بیبا کی سے کیوں نہ کی جائے۔ اگر کہنے کا سلیقہ نہ ہو تو بے اثر ہو جاتی ہے۔ مرحوم کو بات کہنے کا سلیقہ تھا اور یہی وجہ ہے کہ جب وہ کوئی بات کہتے تھے تو وہ سنی جاتی تھی اور اس کا اثر بھی ہوتا تھا۔

ایک بار بانی صاحب مرحوم گرمیوں کے موسم میں قادیان تشریف لے گئے اور چند یوم قیام کر کے واپس کلکتہ آ گئے۔ میں اپنے کمرے میں لیٹا تھا کہ بانی صاحب کے دو فرزند نصیر احمد بانی ، شریف احمد بانی کمرے میں داخل ہوئے اور میرے ہاتھ میں ایک پیکٹ دیتے ہوئے کہا کہ ابا جان قادیان سے آپ کے لئے تحفہ لائے ہیں۔ میں نے کھول کر دیکھا تو خشک روٹی کے ٹکڑے اور گڑ تھا۔ بانی صاحب نے روٹیاں لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے لی تھیں اور گڑ کسی غریب درویش بھائی سے خریدا تھا۔ ذرا تصور فرمائیے۔ مرحوم کو دیار مسیح سے کس قدر عقیدت تھی کہ آپ سمجھتے تھے کہ ایک احمدی کو حضرت مسیح موعودؑ کے لنگر کی روٹی سے زیادہ قیمتی تحفہ اور کیا دیا جا سکتا ہے۔

قادیان اور درویشان قادیان سے جناب والد صاحب کو کس قدر محبت تھی۔ اس کا تھوڑا سا اندازہ درج ذیل اقتباس سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب نے اپنے رسالہ الفرقان کے درویشان قادیان نمبر میں تحریر فرمایا۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے درویشوں کی ضروریات کا خیال رکھنے کا جذبہ بہت سے مخلصین جماعت میں ہے لیکن مواخات کا حق ادا کرنے کی توفیق اللہ تعالیٰ نے مکرم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کلکتہ اور ان کی اہلیہ محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ کو عطا فرمائی ہے۔ جو درویشوں کی جملہ ضروریات کا خیال رکھتے ہیں اور درویشوں کے سکون و اطمینان کے لئے نت نئے رنگ میں اپنے اموال درویشوں پر بے دریغ خرچ فرماتے رہتے ہیں۔ جن کی تفصیلات تاریخ زمانہ درویشی میں سنہری الفاظ میں لکھی جائیں گی اور آئندہ نسلیں بھی ان کی خدمات کو عزت سے یاد کریں گی۔

دراصل جناب والد صاحب کا یہ ایمان تھا کہ قادیان دارالامان کی آبادی کا سامان کرنا ہر احمدی کی ذمہ داری ہے۔ وہ دیانتداری سے سمجھتے تھے کہ چونکہ تمام احمدی بیرونی دنیا سے آ کر قادیان میں آباد نہیں ہو سکتے۔ اس لئے ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اپنی استعداد کے مطابق درویشان قادیان کی خدمت کرے اور زندگی بھر وہ اپنی حد تک اس فریضہ کو نہایت احسن رنگ میں نبھانے کی پوری کوشش فرماتے رہے۔

مکرم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی مرحوم قادیان میں ناظر بیت المال تھے، انہوں نے اپنے ایک مضمون میں لکھا:۔

آج کے مادی دور میں جبکہ حُبّ مال نے دنیا کی اکثریت کے دلوں میں پنجے گاڑ رکھے ہیں۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ محض رضائے الٰہی کی خاطر اموال کو خرچ کرنا بڑے دل گردے کا کام ہے۔ پھر یہ تو ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص وقتی اُبال کے تحت کوئی کارنمایاں کر گزرے۔ لیکن وہ شخص جس نے نہ صرف خود تادم آخر اپنے عزم کو ہر پہلو سے پر خلوص رنگ میں نبھایا بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے بلاوا آنے سے پیشتر اپنے عزم کو اپنے بیوی بچوں کے دلوں میں منتقل کر دیا۔ یقیناً یہ حق رکھتا ہے کہ ہم اس کیلئے درد دل سے دعائیں کریں۔

درویشوں اور ان کے اہل وعیال کے گزارے نہایت قلیل تھے۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھی اپنے وسائل میں کمی کے باعث قوت لا یموت سے زیادہ وظیفے دینے کی پوزیشن میں نہ تھی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں بانی صاحب کی سوچوں کا دھارا صرف اس رخ پر بہتا رہا کہ وہ درویشوں کی تکالیف کو کم کرنے کیلئے اپنے خداداد اموال کو کس رنگ میں صرف کر سکتے ہیں۔ چنانچہ ایک کے بعد دوسری اور دوسری کے بعد تیسری تدبیر ان کے ذہن میں آتی چلی گئی اور عملی جامہ پہنانے کیلئے وہ بیتاب ہوتے چلے گئے۔ چنانچہ ۱۹۵۵ء میں جبکہ درویشوں اور ان کے بیوی بچوں کی تعداد چھ سو کے قریب تھی۔ محترم بانی صاحب مرحوم کی طرف سے نئے کپڑوں کا تحفہ پہنچا۔ جو ہر فرد کیلئے ایک ایک جوڑے کی شکل میں تھا۔ اچھی کوالٹی کے کپڑے کے درجنوں تھان امرتسر سے لا کر محلّہ احمدیہ میں تقسیم کئے گئے۔ بلکہ ان کپڑوں کی سلائی کیلئے نقد رقم بھی دی گئی اور پھر سلسلہ بڑھتا چلا گیا۔ نئے کپڑے بھی ہر سال ایک ایک جوڑا ہر فرد کو دیئے جاتے رہے اور سردیوں کے ایام میں رضائیاں بھی تقسیم ہونے لگیں اور عیدین کے موقعہ پر نقد رقم کی شکل میں عیدی بھی دی جاتی رہی۔ اللہ تعالیٰ مزید قربانی کیلئے ان کے دل کو فراخی بخشتا رہا اور وہ درویشوں سے عملی ہمدردی کیلئے نئی نئی راہیں سوچتے رہے۔ ان نئی نئی راہوں پر غور کرنے سے محسوس ہوتا ہے کہ وہ کس قدر باریک بینی کے ساتھ سوچتے تھے۔ اگر ہر آئٹم کے بارہ میں تفصیل کے ساتھ تحریر کیا جائے تو مضمون بہت لمبا ہو جائے گا۔ اس لئے میں کچھ اشاروں پر ہی اکتفا کروں گا۔ مثلاً۔

ا......دو سال سے کم عمر کے ہر بچے کیلئے دودھ کا انتظام۔
۲......گرلز سکول کی بچیوں کیلئے یونیفارم کا انتظام
۳......جوان ہونے والی بچیوں کیلئے برقعوں کا انتظام۔
۴......بیماروں کیلئے ادویہ کا انتظام
۵......تعلیم الاسلام ہائی سکول، مدرسہ احمدیہ، نصرت گرلز سکول۔تینوں سکولوں کیلئے مکمل فرنیچر اور پنکھوں کا انتظام
۶......اعلیٰ تعلیمی وظائف کیلئے ایک بڑی رقم کا انتظام
۷......مرکزی مساجد میں پنکھے لگوانے کا خرچ۔
۸......بہشتی مقبرہ میں لائٹ لگوانے کا خرچ
۹......ہندی ترجمۃ القرآن کا سارا خرچ
۱۰......مدرسہ احمدیہ کے کچھ طلباء کیلئے وظائف
۱۱......خواتین پارک میں بچوں کیلئے کھیلوں کا انتظام
۱۲......منارۃ المسیح کی سفیدی کیلئے عطیہ
۱۳......لنگر خانہ حضرت مسیح موعودؑ کی تعمیر کا سارا خرچ
۱۴......مسجد احمدیہ کلکتہ اور مدراس کیلئے گرانقدر عطیہ جات

لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی وقت محترم بانی صاحب مرحوم نے حضرت مسیح موعودؑ کے اس الہام پر غور کیا۔

’’ یہ نان تیرے لئے اور تیرے ساتھ کے دریشوں کیلئے ہے‘‘

چنانچہ ان کی توجہ اس الہام کو ظاہری طور پر پورا کرنے کی طرف مبذول ہوئی اور انہوں نے قادیان کے تمام درویشوں اور ان کے بیوی بچوں کیلئے جن کی تعداد تیرہ صد کے قریب ہے۔ ہر سال چار ماہ کی گندم دینے کا انتظام کیا اور یہ انتظام گزشتہ پندرہ سال سے اسی طرح جاری ہے کہ اعلیٰ کوالٹی کی گندم کی بوریاں ہر درویش کے گھر میں فصل کے وقت پہنچائی جاتی ہیں۔ (یہ سلسلہ برابر جاری ہے) خدمت خلق کے وہ تمام کام جو آپ کیا کرتے تھے وہ اب بھی اسی طرح جاری ہیں اور یہ سب حضرت مصلح موعودؓ کی دعاؤں کے طفیل ہے۔ قادیان سے ان کی محبت کا ایک اور واقعہ پیش خدمت ہے تقسیم۔

ملک کے وقت ہندوستان کی حکومت نے موجودہ محلّہ احمدیہ کو متروکہ املاک قرار دے دیا تھا اور یہ شرط رکھی کہ اگر جماعت سات آٹھ لاکھ کے قریب رقم ادا کردے تو یہ مکانات جماعت کے پاس رہنے دیئے جائیں گے۔ ورنہ یہ مکانات ہندو اور سکھ پناہ گزینوں کو الاٹ کردیئے جائیں گے۔اس زمانہ میں اس رقم کی ادائیگی انجمن کیلئے ممکن نہ تھی۔ جب والد صاحب کو اس صورتحال کا علم ہوا تو آپ نے مصمم ادارہ کرلیا کہ اپنی ساری جائیداد فروخت کرکے ان املاک کو غیروں کے قبضہ میں جانے سے روکیں گے، انجمن کا ایک وفد اس وقت کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو سے ملا اور حکومت نے رقم کم کرکے تقریباً اڑھائی لاکھ کردی اور یہ رقم بھی تین اقساط میں لینے پر آمادگی ظاہر کردی۔اس فیصلہ سے جناب والد صاحب کو بہت خوشی ہوئی اور آپ نے حصول ثواب کی خاطر بہشتی مقبرہ اور اس سے ملحقہ باغ کی پوری قیمت ادا کردی۔

قرآن مجید سے آپ کو عشق تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نہایت خوبصورت لحن سے نوازا تھا۔ آپ جب صبح فجر کے وقت خوش الحانی سے قرآن پاک کی تلاوت کرتے تو جی چاہتا کہ آدمی سنتا ہی رہے۔ مولوی دلپذیر صاحب کا منظوم پنجابی ترجمہ بڑی لَے کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔اسی طرح درثمین فارسی کی بہت سی نظمیں آپ کو ازبر تھیں۔ خاص طور پر نعتیہ کلام بڑے ترنم سے پڑھتے اور آنکھوں سے آنسو رواں ہوتے۔ آپ نے گورمکھی اور ہندی ترجمۃ القرآن کیلئے رقم قادیان بھجوادی تھی۔اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی تحریک پر ایک زبان میں ترجمہ کا پورا خرچ بھی ادا کردیا۔قرآن پاک کے دو یا تین پارے آپ نے حفظ بھی کئے تھے۔

تقسیم ملک سے قبل حضرت مصلح موعودؓ نے ایک بار مسجد مبارک میں دوستوں میں دُعا کی تحریک فرمائی کہ ایک دوست نے تفسیر کبیر کی اشاعت کیلئے چھ ہزار عطیہ دیا ہے۔ یہ دوست بھی محترم بانی صاحب مرحوم تھے اور وہ چھ ہزار اس وقت کے لاکھوں سے زیادہ تھا۔ آپ کے بارے میں جتنے دوستوں اور بزرگوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا ہے۔اس میں ایک بات مشترک ہے کہ آپ بہت سادہ زندگی گزارتے تھے۔ مال و دولت کے باوجود تکبر اور غرور کا نام ونشان نہ تھا۔ ہر ایک چھوٹے بڑے سے بہت خلوص اور محبت سے ملتے ہر ملنے۔ والا آپ سے ملنے کے بعد ایک خوشگوار تاثر لے کر جاتا۔

محترم سید غلام ابراہیم صاحب اڑیسہ کی پار ادیب بندرگاہ کے قریب واقع جماعت کیندرہ پاڑہ کے صدر تھے۔آپ نے تحریر فرمایا۔

جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۶۴ کا شبینہ اجلاس مسجد اقصیٰ میں جاری تھا۔ خاکسار ایک ستون سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔ اس وقت ایک بزرگ نے نہایت عاجزی اور انکساری سے مجھے مخاطب کرکے کہا کہ صاحب! آپ کو یہ حق ہے کہ اس ستون سے لگ کر بیٹھیں کہ آپ پہلے سے بیٹھے ہیں۔لیکن میری کمر میں شدید درد ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں یہاں بیٹھ جاؤں یہ بزرگ سادہ لباس تھے۔جس میں امیرانہ ٹھاٹھ نہ تھا۔فرشتہ خصلت نظر آتے تھے۔ مجھے ان سے تعارف نہ تھا۔ میں صرف آپ کے انکسار سے متاثر ہوا اور آپ کو ٹیک لگانے کیلئے اپنی جگہ چھوڑ دی۔

بعد میں معلوم ہوا کہ یہ حضرت سیٹھ صاحب تھے جن کی بات میں میں نے فخر وغرور کا شائبہ تک نہیں پایا۔۱۹۶۷ء میں اڑیسہ میں ایک زبردست سمندری طوفان آیا اور جماعت احمدیہ کیندرہ پاڑہ اور سدانند پور طوفان سے شدید متاثر ہوئیں۔ حضرت سیٹھ صاحب کو علم ہوا تو نقد امداد کے علاوہ وافر تعداد میں کمبل اور کپڑے وغیرہ سے آپ نے بروقت امداد فرمائی۔

۱۹۷۱ء میں پھر ایک طوفان آیا اور ریڈیو سے علم ہونے پر سیٹھ صاحب نے مربی کلکتہ کے ذریعہ طوفان زدہ احمدیوں کو امداد بھجوائی۔۱۹۶۹ء میں فرقہ وارانہ فسادات میں احمدیوں کی دکانیں لوٹ لی گئیں۔آپ نے ہزاروں ہزار روپے سے ان کی امداد کی۔آپ کی دیگر احباب سے ایسے مشفقانہ سلوک کا ہمیں علم نہیں لیکن آپ نے ہمیشہ ایسا نمونہ دکھلایا کہ آپ کیلئے ہمارے دل سے دردمندانہ دعا نکلتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو غریق رحمت کرے۔

جناب والد صاحب ایک معروف حکایت بار بار سنایا کرتے تھے اور شاید بار بار سنانے کا مقصد یہی تھا کہ یہ حکایت ان کے بچوں کے دلوں میں پختہ ہوجائے۔ ایک امیر شخص بہت زیادہ سخی تھا۔اس کے مصاحب اسے منع کرتے تھے کہ اس طرح خرچ کرنے سے تمہاری دولت ختم ہوجائیگی۔آخر اس پر ان کی باتوں کا اثر ہوگیا اور اس نے غربا کی امداد سے ہاتھ کھینچ لیا۔ایک رات اس نے خواب میں دیکھا کہ کچھ لوگ اس کے خزانہ سے مال و دولت اٹھا کر لے جارہے ہیں اور آن کی آن میں سارا خزانہ خالی ہوگیا۔ایک کونے میں تھوڑا سا مال انہوں نے چھوڑ دیا۔ دریافت کرنے پر انہوں نے بتایا کہ ہم فرشتے ہیں اور یہ سب مال و دولت دراصل تمہارے پاس غربا کی امانت تھا۔اب جبکہ تم غرباء کی خدمت کرنے سے تھک گئے ہو۔تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ یہ سارا مال کسی دوسرے انسان کے سپرد کیا جائے۔ جو غربا کی خدمت کیلئے تیار ہو۔تمہارے حصے کا مال چھوٹی سی پوٹلی میں ہم نے تمہارے خزانے میں چھوڑ دیا ہے۔

والد صاحب خود بھی اس حکایت کو سمجھتے تھے اور انہوں نے دیانتداری سے یہ سمجھا کہ جو مال و دولت اللہ تعالیٰ نے انہیں دیا ہے وہ اللہ کی امانت ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ کی راہ میں وہ یہ مال خرچ کرتے رہیں گے اللہ تعالیٰ انہیں نوازتا رہے گا اور یہی سبق وہ اپنے بچوں کو بھی ساری عمر ذہن نشین کرواتے رہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو نہایت دردمند دل دیا تھا اور آپ بڑی حساس طبیعت کے مالک تھے۔ دوسرے کی چھوٹی سی چھوٹی تکلیف کا بھی آپ کو شدت سے احساس ہوتا تھا۔ میں نے اکثر دیکھا۔ اگر کوئی یتیم بچہ آپ کے پاس آتا تو اس کی موجودگی میں کبھی اپنے بچوں کو پیار نہیں کرتے تھے۔تاکہ اسے اپنے باپ کی کمی محسوس نہ ہو۔ جب بھی کوئی ملاقات کیلئے آتا۔خواہ چھوٹا ہو یا بڑا۔غریب ہو یا امیر۔ ہمیشہ کھڑے ہوکر بڑی خندہ پیشانی سے استقبال کرتے۔

سید کریم بخش صاحب جو ۱۹۶۹ء سے ۱۹۷۲ء تک کلکتہ کے امیر رہے، کہتے ہیں کہ آپ کے بارہ میں اس طویل عرصہ میں میرا یہ تاثر ہے کہ آپ کا خاص انداز گفتگو کا تھا۔ آپ امیر وغریب سے یکساں خندہ پیشانی سے پیش آتے۔ آپ سے گفتگو کرنے میں انسان لطف اندوز ہوتا۔

آپ جہاں رہائش پذیر تھے، محلّہ میں ایک درمیانی درجہ کے ہوٹل کے ساتھ آپ نے یہ انتظام کیا کہ ایک معقول رقم دے کر کھانے کے ٹوکن بنوائے۔ آپ بہت سے ٹوکن ہمیشہ جیب میں رکھتے تھے۔ جب بھی کوئی غریب مستحق سوالی آپ کے پاس آتا اسے ٹوکن دے کر ہوٹل کا پتہ دیتے کہ وہاں سے جاکر کھانا کھالو۔

ایک دفعہ آپ پر بلڈ پریشر کا حملہ ہوا۔ڈاکٹرز نے ادویہ کے علاوہ صبح کی سیر کا مشورہ دیا۔منہ اندھیرے سیر پر جاتے ہوئے آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی بیشمار مخلوق سردی کے موسم میں کسی چادر یا کمبل کے بغیر فٹ پاتھ پر پڑی ہے۔سیر سے واپس آکر اسی دن کمبلوں کی مارکیٹ سے درمیانہ درجہ کے کمبل خریدے اور دوسرے روز منہ اندھیرے نہایت رازداری کے ساتھ ان سوئے لوگوں پر کمبل ڈالتے چلے گئے۔

مولوی عبد الحق فضل صاحب بہار میں مربی سلسلہ تھے۔ انہوں نے اپنے خط میں لکھا۔ مرحوم کے ایک واقعہ نے میرے دل پر بہت اثر کیا اور میں اسے کبھی بھول نہیں سکتا۔ ایک دفعہ بہار میں سخت قحط پڑ گیا۔ میں وہاں مربی تھا۔ بدر میں دورہ کی رپورٹ میں چند جملے اس نیت سے لکھے کہ شاید کسی مخیّر دوست کی نگاہ پڑ جائے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے بہار کے احمدی اکثر خوشحال ہیں۔ لیکن بعض خاندان ایسے ضرور ہیں جو قحط سے متاثر ہوئے ہیں اور امداد کے مستحق ہیں۔ حضرت سیٹھ صاحب کی نگاہ ان جملوں پر پڑ گئی۔ چند روز بعد حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے توسط سے سیٹھ صاحب کی چٹھی ملی کہ مستحق خاندانوں کے کوائف بھجوائیں۔ خاکسار نے کوائف بھجوا دیئے۔ حضرت سیٹھ صاحب نے ان کو براہ راست کپڑوں کے پارسل اور نقد رقم بھی بھجوا دی اور اس کے بعد سالہا سال تک وظائف جاری فرمائے۔ بعدازاں جلسہ سالانہ پر ملاقات ہوئی۔ قبل اس کے کہ میں شکریہ ادا کرتا سیٹھ صاحب نے میرا شکریہ ادا کیا کہ آپ نے مجھے ایک نیک کام کی طرف توجہ دلائی۔

کلکتہ میں ہمارا آٹو پارٹس کا کاروبار تھا۔ ہماری دکان کلکتہ میں آٹو پارٹس کی واحد دکان تھی۔ بقیہ سب دکانیں ہندو اور سکھوں کی تھیں۔ خریداروں کی اکثریت بھی ہندو اور سکھ ہی تھے۔ والد صاحب کی سختی سے ہدایت تھی کہ امانت اور دیانت کے اصولوں پر سختی سے عمل کیا جائے اور آج کل کے کاروباری ہتھکنڈوں سے کلّی پرہیز کی جائے۔ اس کا نتیجہ تھا کہ مذہبی تعصب کے باوجود سب خریدار ہماری دکان سے سامان خریدنا پسند کرتے تھے۔ ہمارے سٹاف کو دن بھر بات کرنے کی فرصت نہیں ہوتی تھی۔ جبکہ باقی دکاندار خالی بیٹھے ہوتے تھے اور یہ صرف اس وجہ سے تھا کہ جناب والد صاحب کاروباری چالاکی کی بجائے صرف اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر بھروسہ کرتے تھے۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے بہت اچھا ذہن عطا فرمایا

تھا۔ آپ کلکتہ جماعت کے قاضی تھے۔ انگریزی حکومت میں جیوری سسٹم ہوا کرتا تھا۔ آپ اپنے علاقہ میں جیوری کے ممبر تھے اور آنریری مجسٹریٹ بھی تھے۔ چنیوٹ برادری کے بیشتر احباب ملکی تقسیم سے پہلے کلکتہ میں ہی کاروبار کرتے تھے۔ یہ لوگ زیادہ تر غیر از جماعت تھے۔ لیکن جناب والد صاحب کے فیصلوں پر اس حد تک اعتماد تھا کہ جب بھی کوئی کاروباری اختلاف یا جھگڑا ہوتا۔ تو فیصلے کیلئے والد صاحب کی خدمت میں حاضر ہوتے اور آپ کا فیصلہ سب کیلئے قابل قبول ہوتا۔

اللہ تعالیٰ نے ۱۹۷۱ء میں جناب والد صاحب اور والدہ صاحبہ کو حج کی سعادت سے سرفراز کیا۔ دونوں کی خدمت کے طفیل خاکسار کو بھی یہ سعادت نصیب ہوئی۔ حج کرنے پر آپ بہت خوش تھے۔ کیونکہ یہ آپ کی دیرینہ خواہش تھی جو اللہ تعالیٰ نے عمر کے آخری حصہ میں پوری کردی۔

۱۹۷۲ء میں مسجد اقصیٰ ربوہ پاکستان کا افتتاح ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر آپ کو ربوہ بلوایا۔ آپ شروع سے ہی اس بات کے خواہش مند تھے کہ کسی کو اس بارہ میں علم نہ ہو۔ لیکن چھپانے کے باوجود یہ بات باہر آگئی۔ حالانکہ جناب والد صاحب ہمیشہ سرّاً والے پہلو پر عمل کرنے کے قائل تھے اور ہمیشہ اپنے خدمت خلق کے تمام کاموں کو چھپانے کی کوشش کرتے تھے۔

مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری، درویش سابق ایڈیٹر بدر، قادیان لکھتے ہیں:۔

ایک ربع صدی سے زیادہ عرصہ تک اخبار بدر کی خدمت کرتے ہوئے مجھے آپ کی اس نمایاں وصف کا علم ہوا تھا کہ آپ کسی بھی مالی خدمت کو اخبار میں شائع کرانے کے حق میں نہیں تھے اور ادارہ بدر کو آپ نے تاکید کر رکھی تھی کہ کسی بھی ایسے اعلان میں میرا نام قطعاً شائع نہ کیا جائے۔ حالانکہ بعض ایسے افراد ہوتے ہیں کہ معمولی سی رقم دکر ان کی خواہش ہوتی ہے کہ بطور خاص ان کا نام اخبار میں شائع ہو۔ حضرت مرحوم کی بعض ایسی قربانیوں کے بارہ میں دل یہی چاہتا کہ ان کا ذکر کسی رنگ میں اخبار میں کیا جائے لیکن حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے کبھی اس کی اجازت نہ دی اور ہمیشہ حضرت سیٹھ صاحب کی حتمی تاکید یاد دلاتے۔ بلاشبہ دنیا میں تو آپ نے اپنی صدہا نیکیوں کی اشاعت نہیں کروائی۔ لیکن آپ کے نامہ اعمال میں ان کا اندراج ضرور ہو چکا اور آپ عند اللہ ان کا بہترین اجر پا رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہر آن آپ کے درجات بلند فرماتا رہے۔

حضرت سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کا وجود ایسا نہیں جو کسی وقت بھی بھلایا جاسکے۔ باوجود امیر کبیر ہونے کے غریب المزاج سادہ طبیعت رکھتے تھے۔

نہ امیروں جیسی رعونت، نہ اپنے پیسے کا نشہ، بلکہ آپ شیریں ثمرات سے لدی ہوئی اس ٹہنی کی مانند تھے جس پر جس قدر زیادہ پھل ہوتا ہے۔ اسی قدر وہ زیادہ جھک جاتی ہے، یہ آپ کی تواضع اور سچی انکساری کی ناقابل فراموش کیفیت تھی۔ نہایت درجہ خلیق پرلے درجہ کے غریب پرور، ہمدرد انسانیت، درویشان قادیان کے تو ایسے مونس وغمخوار بھائی تھی کہ آخری دم تک اس حسین سیرت کا مجسمہ بنے رہے۔

مئی ۱۹۷۴ء میں آپ کراچی میں شدید بیمار ہوگئے۔ ڈاکٹروں نے کینسر تشخیص کی۔ جب تک سانس رہی۔ آپ نے اس موذی مرض کا بڑی ہمت سے مقابلہ کیا اور کبھی بھی زیادہ تکلیف کا اظہار نہیں کیا۔ بڑے صبر اور سکون سے بیماری کی تکلیف برداشت کرتے رہے۔ بالآخر اللہ تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی اور ۲۰ دسمبر ۱۹۷۴ء بروز جمعہ آپ وفات پاگئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور اپنی زندگی میں ہی حصہ جائیداد اور حصہ آمد سب ادا کر چکے تھے۔

خاکسار آپ کا جنازہ لے کر بذریعہ ہوائی جہاز اسی روز رات کو ربوہ پہنچا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت قطعہ مبشرین میں تدفین کیلئے ارشاد فرمایا۔ قبر تیار ہونے پر حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الرابعؒ) نے دعا کروائی۔

آپ زندگی بھر اپنی اولاد کو خدمت خلق کی تلقین فرماتے رہے اور اپنے عملی نمونہ سے راہنمائی فرماتے رہے۔ وفات سے پہلے خاص طور پر خاکسار کو تلقین کی کہ جس طرح میں نے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے خدمت خلق کے کام کرنے کی کوشش کی ہے، تم ان سب کاموں کو جاری رکھنا کیونکہ انسان کی زندگی کا اصل مقصد یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے اور اس کی مخلوق کی بے لوث خدمت کی جائے۔

ان کی وفات پر ۳۶ سال کا عرصہ گزر چکا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی نیک نیت اور خلوص کو ضائع نہیں کیا۔ ان کی اولاد کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ وہ انکے چھوڑے ہوئے مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کریں اور اللہ تعالیٰ نے جناب والد صاحب مرحوم کی نیت کے مطابق بہت برکتوں اور فضلوں سے نوازا۔

بیگم زبیدہ بانی ونگ ان کی ایک بہترین یادگار ہے۔ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں گرانقدر خدمت کی توفیق بھی جناب والد صاحب کے طفیل ملی۔ اسی طرح کراچی کے آنکھوں کے احمدیہ ہسپتال میں صدیق بانی ونگ اور بیگم زبیدہ بانی ونگ خدمت خلق کے کاموں میں مصروف ہیں۔ المہدی ہسپتال میں صدیق بانی آئی یونٹ اس علاقہ کے لوگوں کی خدمت کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ ساری خدمات قبول فرمائے اور میرے والدین کے درجات بلند فرماتا چلا جائے اور ہمیں ہمیشہ اپنے بزرگ والدین کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین ☆☆☆

(بشکریہ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۶ اکتوبر ۲۰۰۸ء)

آپ کے خطوط آپ کی رائے :.........................

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک اور انذاری پیشگوئی کا ظہور

’’لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے ......‘‘

(صدیق اشرف علی موگرال۔ کیرلہ)

خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے وما کنا معذبین حتّی نبعث رسولاً۔ یعنی ہم کسی قوم کو عذاب نہیں دیتے جب تک اس میں رسول نہ آئے۔ اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ انبیاء کرام کی بعثت عذاب الٰہی کا موجب ہوتی ہے بلکہ خدا تعالیٰ کے انبیاء ایسے وقت میں دنیا میں آتے ہیں جب دنیا کی اخلاقی اور دینی حالت نہایت خراب ہو چکی ہوتی ہے اور کوئی بدی ایسی نہیں جو اُن میں موجود نہ ہو۔ ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آتا ہے۔ وہ اپنے فرستادہ کو اس قوم کی نجات کیلئے مبعوث کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ وہ توبہ کرلیں۔ خدا کے رسول ان پر اتمام حجت کیلئے آتے ہیں۔ اور ان کو ان برائیوں کے نتیجہ میں ظاہر ہونے والی طبعی ہلاکتوں سے آگاہ کرتے ہیں اس کے نتیجہ میں بہترے نیک بخت توبہ کر کے خدا کے رسول پر ایمان لاتے ہیں۔ مگر اکثریت اپنی بدبختی پر ڈٹی رہتی ہے۔

گزشتہ دنوں یکم جولائی ۲۰۰۹ء کو دہلی ہائی کورٹ سے ایک ایسا فیصلہ صادر ہوا جس نے تمام اہل وطن کو چونکا کر رکھ دیا۔ اس فیصلہ کے ذریعہ ہم جنس پرستی یعنی ھوموسیکسویلٹی کو جائز قرار دیتے ہوئے اُسے قانونی جواز فراہم کردیا۔

اس پر تبصرہ کرتے ہوئے محترم جناب مولانا منیر احمد صاحب خادم ایڈیٹر بدر نے چار اقساط پر مشتمل اداریہ تحریر فرمایا۔ اور اس کے مختلف پہلوؤں پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور حوالہ جات کے ذریعہ قارئین پر واضح فرمایا کہ کس طرح ہندو مذہب، سکھ مذہب اور اسلام نے ہم جنس پرستی کو حرام اور قابل مذمت اور قابل سزا قرار دیا ہے اس کے علاوہ آنمحترم نے اس کے برے اثرات اور مستقبل میں ظاہر ہونے والے اس کے خطرات سے بھی آگاہ فرمایا۔ ملک سے ہمدردی رکھنے والے ہر ایک کو اس کا مطالعہ کرنا چاہئے۔

مامور زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک سو سال پہلے ہی پیشگوئی کے رنگ میں نہ صرف عذاب الٰہی کی خبر دی بلکہ ان خرابیوں کا وضاحت سے ذکر فرمایا جن کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے عذاب نازل ہوتے ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں:۔

’’یہ غیر معقول بات ہے کہ خواہ نخواہ نیکوکار اور نیک چلن آدمیوں پر طرح طرح کے عذاب کی قیامت آوے۔ یہی وجہ ہے کہ پہلے زمانوں میں بھی نادان لوگوں نے ہر ایک نبی کو منحوس قدم سمجھا ہے اور اپنی شامت اعمال اُن پر تھاپ دی مگر اصل بات یہ ہے کہ نبی عذاب کو نہیں لاتا بلکہ عذابوں کا مستحق ہو جانا اتمام حجت کیلئے نبی کو لاتا ہے‘‘۔

(تجلیات الٰہیہ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۹۹۔۴۰۱)

آپؑ ایک اور جگہ فرماتے ہیں۔

’’وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ یہ اس لئے کہ نوعِ انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہوگئے۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا وما کنا معذبین حتی نبعث رسولاً اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں ان پر رحم کیا جائے گا......‘‘

نیز فرمایا: ’’اے یورپ تو بھی امن میں نہیں۔ اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے **مکروہ کام کئے گئے** وہ چپ رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔ پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے‘‘۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۶۸۔۲۶۹ بحوالہ اخبار بدر شمارہ ۴۳۔ ۲۵ مجریہ اکتوبر ۲۰۰۵)

اللہ تعالیٰ جلد از جلد بندگان خدا کو اس زمانہ کے حصن حصین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک جماعت میں شامل ہو کر اپنی دنیا و آخرت سنوارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

☆☆☆☆☆☆

فہرست نماز جنازہ حاضر و غائب

(۱) حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ ۲۰ اگست ۲۰۰۹ء بروز جمعرات قبل از نماز ظہر بمقام مسجد فضل لندن میں درج ذیل تفصیل سے پڑھائیں۔

نماز جنازہ حاضر: مکرم پیر ہارون الرشید صاحب (آف نیوہیم) ۱۷ اگست ۲۰۰۹ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت پیر مظہر الحق صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے اور حضرت صوفی احمد جان صاحب رضی اللہ عنہ کے پڑپوتے تھے۔ پارٹیشن کے بعد پہلے میلسی اور پھر ربوہ میں آباد ہوئے جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ٹی آئی کالج ربوہ کا کیشیئر مقرر فرمایا اور ریٹائرمنٹ تک آپ بڑی ذمہ داری کے ساتھ یہ فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ آج کل آپ انگلستان میں مقیم تھے۔ مرحوم انتہائی نیک پرہیز گار، صوم وصلوۃ کے پابند اور ہنس مکھ طبیعت کے مالک تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ موصی تھے۔

نماز جنازہ غائب: مکرمہ غلام بی بی صاحبہ (اہلیہ مکرم حاکیم عبدالغنی صاحب مرحوم) ۱۴ اگست ۲۰۰۹ء کو ۹۲ سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ اپنے خاندان میں اکیلی احمدی تھیں۔ احمدیت کے لئے ہر قربانی کے لئے ہمیشہ تیار رہتیں۔ نہایت نیک، بہادر اور نڈر سادہ مزاج، نمازوں کی پابند، باقاعدگی کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی، چندوں میں باقاعدہ، انتہائی صابر وشاکر اور خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے والی نیک خاتون تھیں۔ اپنی زندگی میں خاوند، دونو جوان بیٹیوں اور دو بیٹوں اور بہو کی وفات کا صدمہ نہایت صبر سے برداشت کیا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔

....

(۲) حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ ۲۸/اکتوبر ۲۰۰۹ء بروز بدھ بوقت ۹ بجے صبح بمقام مسجد فضل لندن میں درج ذیل نماز جنازہ پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر: مکرم چوہدری محمود احمد وینس صاحب (ابن مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب وینس صاحب مرحوم آف ڈسکہ حال کراچی۔ آپ کراچی سے یہاں لندن وزٹ پر آئے ہوئے تھے کہ ۲۴ اکتوبر ۲۰۰۹ء کو برین ہیمبرج سے وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی عمر ۷۰ سال تھی۔ آپ نے اسیرانِ راہ مولیٰ کی رہائی میں بھی حتی المقدور خدمت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔ آپ مکرم جسٹس شیخ بشیر احمد صاحب مرحوم (سابق امیر جماعت لاہور) کے داماد تھے۔

....

(۳) حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ ۲۸ اکتوبر ۲۰۰۹ء بروز بدھ قبل از نماز ظہر بمقام مسجد فضل لندن میں درج ذیل تفصیل سے پڑھائیں۔

نماز جنازہ حاضر:...... مکرم محمد سعید صاحب ابن حضرت مولوی محمد حسین صاحب صحابیؓ۔ المعروف سبز پگڑی والے۔ ۲۲ اور ۲۳ اکتوبر ۲۰۰۹ء کی درمیانی شب کو ۸۳ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے دفتر وصیت ربوہ میں ۳۴ سال بھرپور خدمت کی توفیق پائی۔ باوفاء، سلسلہ کا درد رکھنے والے مخلص اور خلافت کے فدائی وجود تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم محمد نسیم تبسم صاحب مربی سلسلہ کراچی کے والد تھے۔ موصی تھے۔ ان کی خواہش کے مطابق میت بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کیلئے لے جائی جا رہی ہے۔

☆......مکرمہ مریم صغریٰ حق صاحبہ اہلیہ مکرم غفور الحق صاحب۔ لندن ۲۲ اکتوبر ۲۰۰۹ء کو ۷۳ سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور حضرت شیخ زین العابدین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نواسی تھیں۔ ۱۹۶۰ کی دہائی میں یوکے آئیں اور شعبہ ضیافت اور تربیتی کلاسز کی انتظامیہ میں خدمت کی توفیق پائی۔ نہایت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ چار بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرمہ ممتاز ناصر صاحبہ کی والدہ تھیں جو لجنہ یوکے کی جنرل سیکرٹری رہ چکی ہیں۔

نماز جنازہ غائب: مکرم چوہدری محمد صادق صاحب سابق اکاؤنٹ وکالت تبشیر ربوہ۔ ۱۹ اکتوبر ۲۰۰۹ء کو ۸۰ سال کی عمر میں وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم موصی تھے۔ آپ کے والد حضرت الحاج میاں پیر محمد صاحب، دادا حضرت میاں محمد دین صاحب اور نانا حضرت فتح دین صاحب، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ ۱۹۴۷ء میں زندگی وقف کی اور ۵۵ سال تک تحریک جدید کے سندھ میں زرعی فارمز میں اور بعد ازاں وکالت تبشیر ربوہ میں بطور اکاؤنٹنٹ خدمت سرانجام دیتے رہے۔ ۱۹۹۶ء میں تحریک جدید کی طرف سے بطور نمائندہ جلسہ سالانہ انگلستان میں شمولیت کی توفیق پائی۔ انتہائی منکسر المزاج، بہت نیک، ہنس مکھ، خاموش طبع، عبادت گزار اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور ۵ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم محمد محمود طاہر صاحب مربی سلسلہ (طاہر فاؤنڈیشن) کے والد تھے۔

☆......مکرم نور محمد صاحب آف مانگٹ اونچا، ۲۹ اگست ۲۰۰۹ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون آپ حضرت دادا مانگٹ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ نہایت نیک اور سلسلہ کا درد رکھنے والے مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم احسان اللہ مانگٹ صاحب مبلغ انچارج گیانا (جنوبی امریکہ) کے والد تھے۔

☆......مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم حافظ محمد عمر صاحب ڈیرہ غازی خان۔ ۱۸ جون ۲۰۰۹ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون آپ کے دادا حضرت مولوی محمد عثمان صاحب اور نانا حضرت حکیم عبدالخالق صاحب، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور نہایت نیک سیرت، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔

☆......مکرمہ مشتری بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد یوسف صاحب درویش مرحوم آف قادیان ۲۰ اگست ۲۰۰۹ء کو ۷۶ سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نہایت نیک، وفا شعار، دعا گو، خاموش طبع اور ہمدرد خاتون تھیں۔ اپنے درویش خاوند کے ساتھ پورا عہد درویشی نہایت صبر وشکر اور اخلاص و وفا کے ساتھ گزارا۔ آپ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ۶ بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کی ایک بیٹی مکرمہ بشریٰ پاشا صاحبہ، صدر لجنہ بھارت اور ایک بیٹی مکرمہ امۃ الکبیر صاحبہ (اہلیہ مکرم مرزا محمد افضل صاحب مربی سلسلہ) لجنہ اماء اللہ کینیڈا کی سیکرٹری تربیت کے طور پر خدمت سرانجام دے رہی ہیں۔

☆......مکرمہ ڈاکٹر آصفہ نعیم صاحبہ اہلیہ مکرم نعیم احمد خان صاحب نائب امیر کراچی۔ ۲۸ اگست ۲۰۰۹ء کو کراچی میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی والدہ حضرت غلام فاطمہ صاحبہ اور نانا حضرت مولوی فیض الدین صاحب آف سیالکوٹ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ مرحومہ ڈاکٹر ایسوسی ایشن، لجنہ اماء اللہ کراچی کی تادم حیات صدر رہیں۔ مرحومہ کو سلسلہ سے والہانہ محبت تھی۔ خلافت سے وفا اور اطاعت کا جذبہ بے حد نمایاں تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

☆......مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبداللطیف صاحب لاہور ۲۲ نومبر ۲۰۰۷ء کو ۸۵ سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور اپنے تمام چندہ جات بروقت ادا کرتی تھیں۔ آپ حضرت میاں محمد شفیع صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی تھیں۔ صوم وصلوۃ کی پابند اور باقاعدگی کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی نیک خاتون تھیں۔

☆......مکرمہ رشیدہ طاہرہ صاحبہ (اہلیہ مکرم آغا عبدالمجید صاحب آف ڈیرہ غازی خان ۱۸ جون ۲۰۰۹ء کو ۷۲ سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نہایت نیک، اسلامی شعائر کی پابند، چندوں میں باقاعدہ اور جماعتی خدمات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی مخلص خاتون تھیں۔ آپ کے دادا حضرت مولوی محمد عثمان صاحبؓ اور نانا حضرت حکیم عبدالخالق صاحبؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔

☆......مکرم عبدالکریم صاحب سابق کارکن جامعہ احمدیہ ربوہ ۸ جون ۲۰۰۹ء کو ۶۱ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نہایت نیک، ملنسار، صوم وصلوۃ کے پابند مخلص انسان تھے۔ خلافت احمدیہ اور سلسلہ کے ساتھ والہانہ محبت اور عشق رکھتے تھے۔ مالی قربانی میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ آپ کو ۳۰ سال تک جامعہ احمدیہ میں خدمت کا موقعہ ملا اور محلہ کی سطح پر مجلس انصار اللہ میں بھی خدمت کی توفیق پائی۔ بڑے فرض شناس اور محنتی انسان

2 Bed Rooms Flat

Independant House, All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : **Deco Builders**

Shop No, 16, EMR Complex

Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam

Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202

Mob: 09849128919

09848209333

09849051866

09290657807

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

تمام احباب جماعت کو صد سالہ خلافت جوبلی مبارک!

الفضل جیولرز

پتہ : صرافہ بازار سیالکوٹ پاکستان

طالب دُعا: عبدالستار 0092-321-8613255 ☆ عمیر ستار 0092-321-6179077

بسم اللہِ الرحمن الرحیم

وَسِّعْ مَکَانَکَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN

M/S ALLADIN BUILDERS

Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman

Contact : Khalid Ahmad Alladin

#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA

Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396

Email: khalid@alladinbuilders.com

Please visit us at : www.alladinbuilders.com

ضروری اعلان
بسلسلہ انتخابات عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بھارت

یہ سال انتخابات کا سال ہے جس میں آئندہ اپریل ۲۰۱۰ تا مارچ ۲۰۱۳ء کی تین سالہ ٹرم کے لئے جماعتوں میں امراء وصدران جماعت ودیگر عہدیداروں کے نئے انتخابات کروائے جانے ہیں۔
قواعد وضوابط اور عہدیداران کی ذمہ داریوں پر مشتمل کتابچہ طبع کروایا جارہا ہے جو امراء صدر صاحبان کو بھجوا دیا جائے گا۔ انتخابات کروانے سے قبل ضروری ہے کہ چندہ دہندگان کے حسابات Clear کرواکے انتخابات میں شامل ہونے کے اہل افراد کی فہرستیں تیار ہو جائیں۔ اس کے لئے امراء وصدر صاحبان کارروائی شروع کریں۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

دعائے مغفرت

افسوس جماعت احمدیہ نونہ مئی کشمیر کے دوسابقہ صدور دسمبر ۲۰۰۹ء کے مہینے میں وفات پاگئے۔ دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ دونوں مرحومین کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

راجہ یار محمد خان صاحب: آپ ۸۷ سال کی عمر میں ۱۰ دسمبر ۲۰۰۹ء کو صبح کے آٹھ بجے وفات پاگئے۔ آپ ۲۰۰۷ء تک جماعت احمدیہ نونہ مئی کے صدر رہے ہیں۔ آپ اکثر قادیان جلسہ پر آیا کرتے تھے۔ آپ حکمت سے وابستہ تھے اور آپ نے علاقہ کے لوگوں کی بہت خدمت کی ہے۔ آپ خاکسار کے ماموں تھے۔

راجہ بشیر احمدخان صاحب: آپ ۸۰ سال کی عمر میں ۲۱ دسمبر ۲۰۰۹ء کو ہم سے ہمیشہ کیلئے رخصت ہوگئے۔ آپ ۱۹۸۸ء سے ۱۹۸۹ء تک جماعت احمدیہ نونہ مئی کے صدر رہے ہیں۔ آپ نے لوگوں کی کافی خدمت کی ہے۔ آپ کی وفات کی خبر ریڈیو کشمیر سری نگر کے شہربین پروگرام نے بھی دی اور آپ کو ایک سماجی کارکن قرار دیا۔ آپ خاکسار کے چاچا تھے۔ (راجہ نسیم احمد خان۔ صدر جماعت احمدیہ نونہ مئی کشمیر)

اعلان دعا

خاکسار کی اہلیہ مکرمہ شمشاد بیگم صاحبہ امید سے ہیں۔ قارئین بدر اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو تمام پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ نیز نیک، خادم دین نرینہ اولاد سے نوازے۔
(کریم الدین خان ساکن کیرنگ اڑیسہ)

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز | الیس اللہ بکاف عبدہ | کاشف جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ — فون 047-6213649
گولبازار ربوہ — 047-6215747

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

مضامین، رپورٹیں اور اخبار بدر سے متعلق اپنی قیمتی آراء اس ای میل پر بھجوائیں
badrqadian@rediffmail.com

تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

☆......مکرم چوہدری محمد شفیع سلیم صاحب (آف کھاریاں) ۱۴ مئی ۲۰۰۹ء کو ۸۶ کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نہایت نیک اور مخلص احمدی تھے اور جماعتی خدمات اور مالی قربانی میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین میں شامل تھے۔ قادیان میں احمدیہ سکول میں پڑھاتے رہے۔ تقسیم ہند کے بعد سرگودھا اور کھاریاں میں قیام کے دوران مختلف جماعتی خدمات کی توفیق پائی۔ خلافت احمدیہ سے والہانہ محبت رکھنے والے تھے۔

☆......مکرم چوہدری عبدالمجید صاحب آف چک نمبر TDA ۹۳ ضلع لیہ۔ ۱۶ جون ۲۰۰۹ء کو ۷۳ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت نیک، نرم مزاج، مہمان نواز اور ہر ایک سے محبت سے پیش آنے والے مخلص انسان تھے۔ جماعتی خدمت کا بہت شوق تھا۔ آپ کو دو سال اسیر راہ مولیٰ رہنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔

☆......مکرم عباس احمد باجوہ صاحب ابن مکرم محمد رفیق باجوہ صاحب آف کراچی۔ ۱۶ جون ۲۰۰۹ء کو ۵۷ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نہایت نیک، مخلص اور اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے اخلاقی اور دینی معیار اور مالی قربانی کے لحاظ سے اپنے حلقہ میں ایک منفرد مقام رکھتے تھے۔

☆......مکرم صوفی منظور احمد صاحب لبے ضلع سیالکوٹ ۸ جون ۲۰۰۹ء کو موٹر سائیکل کے حادثے میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بہت دیندار، اطاعت گذار اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے مخلص انسان تھے۔

☆......مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم میاں رحمت علی صاحب مرحوم آف گلشن پارک لاہور ۲۳ جولائی ۲۰۰۹ء کو ۷۳ سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نہایت صابرہ شاکرہ ملنسار اور نظام خلافت سے گہری وابستگی رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں ۳ بیٹیاں اور ۶ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم محمد سرور ظفر صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ مغل پورہ لاہور ہیں اور ایک بیٹے مکرم مبشر احمد صاحب شعبہ ضیافت یوکے میں خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

☆......مکرمہ بشیراں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم نور احمد نیر صاحب آف ہمبرگ جرمنی ۹ اگست ۲۰۰۹ء کو ۶۹ سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ نہایت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ آپ عزیزم عمران احمد خالد صاحب طالب علم جامعہ احمدیہ یوکے کی دادی تھیں۔

☆......مکرم محمد صدیق لہرا صاحب آف ربوہ ۹ اگست ۲۰۰۹ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے اپنے محلّہ میں انصار اللہ کے مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

☆......مکرمہ ممتاز بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اکبر اقبال صاحب مرحوم۔ سابق امیر جماعت کنری۔ ۴ اگست ۲۰۰۹ء کو ۸۲ سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کراچی کے حلقہ عزیز آباد کی صدر لجنہ رہیں۔ فرض نمازوں کے علاوہ نماز تہجد اور نوافل بڑی باقاعدگی سے ادا کرتی تھیں۔ نہایت مخلص، غریبوں اور بیواؤں کی ہمدرد اور وفا کے اعلیٰ درجہ پر فائز تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم مرزا ناصر محمود صاحب مربی سلسلہ ضلع لاہور کی والدہ تھیں۔

☆......مکرمہ مریم صدیقہ صاحبہ اہلیہ مکرم ملک سلطان احمد صاحب مرحوم آف کنری ۱۸ اگست ۲۰۰۹ء کو کراچی میں ۷۶ سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ اپنے خاندان میں اکیلی احمدی تھیں۔ بہت بہادر صابر وشاکر، خاموش طبع، مہمان نواز اور اعلیٰ اخلاق کی مالک نیک خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ۸ بیٹیاں اور ۴ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم مرزا ناصر محمود صاحب مربی سلسلہ ضلع لاہور کی ساس تھیں۔

☆......مکرم مرزا غلام کبریا صاحب ابن غلام صادق مغل صاحب ۲۳ ستمبر ۲۰۰۹ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم اللہ کے فضل سے موصی تھے۔ آپ نے حلقہ راج گڑھ لاہور میں بحیثیت سیکرٹری مال خدمت کی توفیق ضائی۔ نہایت نیک، صوم وصلوۃ کے پابند، غریب پرور اور مخلص انسان تھے۔

☆......مکرم شریف الرحمٰن صاحب چوہدری ابن مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب مرحوم آف جرمنی سے جرمنی میں مقیم تھے دس سال تک جماعت Eschersheim فرینکفورٹ میں بحیثیت صدر جماعت خدمت کی توفیق پائی۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام قرب عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا خود حافظ وناصر ہو۔ (آمین)

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

"اخبار بدر کے لئے قلمی ومالی تعاون کرکے عنداللہ ماجور ہوں"

بقیہ خلاصہ خطاب حضور انور از صفحہ 2

نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کیلئے مقدر کر دیا ہے۔ پس اپنی حالتوں پر ہر وقت نظر رکھنے کی ہر احمدی کو ضرورت ہے۔

فرمایا جس وقت قادیان کی چھوٹی سی بستی میں رہتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ منصوبہ کرتے تھے کہ کس طرح یورپ و امریکہ میں اشاعت اسلام کرنی ہے، اس وقت دشمن ہنستا ہوگا مگر خدا نے وعدہ کیا تھا کہ تو یہ منصوبے بنا، میں تیرے اور تیرے ماننے والوں کے ساتھ ہوں اور تیری مدد کروں گا۔ اور جب میں مدد کرتا ہوں تو دنیا کے ہنسی ٹھٹھے اور روکیں سب ایک طرف رہ جاتے ہیں اور خدا کی طرف سے وہ خلاف توقع باتیں ہو جاتی ہیں جن کی طرف دشمن کی سوچ بھی نہیں جاتی۔

فرمایا: آج آپ دیکھیں اللہ تعالیٰ کس شان سے انی معک حیث ما کنت پورا فرما رہا ہے۔

فرمایا: جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ کو ملک کے حالات کی وجہ سے اس قادیان کی بستی سے ہجرت کرنی پڑی تو اللہ تعالیٰ نے خلافت کی حفاظت کے سامان پیدا فرمائے اور ترقی کی رفتار کئی گنا بڑھ گئی اور نامساعد حالات کے باوجود ان تین سو تیرہ درویشان جو قادیان کی حفاظت کیلئے وہاں رہے تھے، ان کی اور وہاں کے شعائر اللہ کی بھی حفاظت فرمائی۔ پھر پاکستان کے حالات کی وجہ سے خلافت کو وہاں سے ہجرت کر کے یہاں لندن آنا پڑا تو اللہ تعالیٰ کی معیت اور نصرت کے نئے سے نئے باب کھلنے لگے۔

فرمایا: کہاں اس وقت یورپ اور امریکہ کی ہمدردی کے منصوبے اس بستی میں بیٹھ کر زیر غور تھے جبکہ وسائل بھی موجود نہ تھے اور کہاں آج اللہ تعالیٰ یورپ امریکہ اور دنیا کے ۱۹۵ ممالک میں بیٹھ کر خلافت احمدیہ کو ان کی ہمدردی کے منصوبے بنانے کی توفیق دے رہا ہے۔ یا تو وہ وقت تھا کہ دشمن ہنسی اڑا رہا تھا اور آج پاکستان میں ملاں حکومت سے مطالبہ کر رہا ہے کہ حکومت قادیانیوں کی کاروائیوں کو روکے کہ یہ پھیلتے جا رہے ہیں اور اب ہندوستان میں بھی ملاں حکومت سے مطالبہ کر رہے ہیں کہ ان کے جلسے کو روکے۔

فرمایا: آج ہر عقلمند حکومت کے علم میں ہے کہ اگر دنیا میں امن و سکون کو خطرہ ہے تو ان تقویٰ سے عاری ملاؤں سے خطرہ ہے فرمایا: اگر آج امن و محبت کی ضمانت کہیں مل سکتی ہے تو وہ صرف جماعت احمدیہ ہے جو ”محبت سب کیلئے اور نفرت کسی سے نہیں“ کا آج نعرہ لگاتی ہے۔ فرمایا: ہم تو مخالفین کیلئے بھی جذبہ ہمدردی رکھتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے اور یہ اپنے بد انجام سے بچ جائیں۔

فرمایا: آج انی معک کا خدائی وعدہ اس رنگ میں بھی پورا ہو رہا ہے کہ آج یورپ میں بیٹھ کر خدا کے مسیح کی آواز کو آسمانی لہروں کے ذریعہ قادیان میں بھیجا جا رہا ہے اور قادیان سے نعرہ تکبیر اللہ اکبر کی آوازیں ان لہروں پر سوار ہو کر امریکہ میں بھی گونج رہی ہیں۔ اور یورپ میں بھی گونج رہی ہیں، ایشیا میں بھی گونج رہی ہیں اور یورپ میں بھی گونج رہی ہیں۔ آسٹریلیا میں بھی گونج رہی ہیں اور جزائر میں بھی گونج رہی ہیں وہ کون سا خطہ ہے دنیا کا جہاں سے مسیح پاکؑ کا یہ پیغام دنیا کی ہمدردی کیلئے دنیا کو نہیں پہنچ رہا۔ مسیح پاک کا یہ پیغام دنیا میں ہر طرف پہنچ رہا ہے کہ

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

فرمایا: یہ کوئی انسانی کام نہیں بلکہ اس خدا کا کام ہے جس نے اپنے فرستادہ سے وعدہ کیا کہ میں ہمیشہ کیلئے تیرا چارہ سہارا اور تیرا قوی بازو ہوں اور نہایت قوی سہارا بن کر آج تک اللہ تعالیٰ دکھاتا جا رہا ہے فرمایا: الٰہی جماعتوں پر آزمائشیں اور ابتلا بھی آتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ دشمن کو اس کے مقصد میں کبھی کامیاب نہیں ہونے دیتا۔

حضور انور نے دشمنان اسلام و احمدیت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: پانی کے آگے روکیں بناتے رہو۔ جو مسلسل جاری پانی ہے وہ اپنے راستے بناتا چلا جاتا ہے جو پتھروں اور پہاڑوں کو بھی کاٹ کر آگے چلا جاتا ہے اور دنیا کی کوئی طاقت اس کے مقصد کے حصول میں روک نہیں بن سکتی۔ فرمایا پھر اُس پانی کو کس طرح روکا جا سکتا ہے جو خدا تعالیٰ کی خاص تائید لئے ہوئے ہے۔ پس بے وقوف ہیں وہ جو سمجھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کی ترقی کو کوئی انسانی کوشش روک سکتی ہے۔

فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب اپنی وفات کی خبر دی تو یہ خوشخبری بھی دی کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ جو تیرے پیرو ہیں ان کو دوسروں پر قیامت تک غلبہ دوں گا۔ آپؑ کے پیرو وہ ہیں جنہوں نے آپ کی وفات کے بعد آپؑ کے جاری نظام خلافت کو پکڑ لیا اور خلافت سے وفا اور اطاعت کا تعلق رکھا۔ اور خدا تعالیٰ اپنے وعدے کو پورا فرماتا جا رہا ہے اور غیر بھی یہ بات کہنے پر مجبور ہیں کہ خدا کی فعلی شہادت تمہارے ساتھ لگتی ہے۔ پس خدا تعالیٰ کا یہ فعل اس وقت تک جاری رہے گا جب تک تقویٰ دلوں میں قائم رہے گا اور یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ خلافت ہمیشہ قائم رہے گی۔

فرمایا: خلافت احمدیہ کا سلسلہ تو اللہ کے فضل سے جاری رہنا ہے اور نظام خلافت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو جاری رکھنے کیلئے ہمیشہ قائم رہے گا۔ فرمایا ہر احمدی کا کام ہے کہ اپنے دلوں میں تقویٰ قائم کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑی شدت اور درد سے اس طرف توجہ دلائی ہے۔

فرمایا: آج دنیا طرح طرح کے فسادوں میں مبتلا ہے اگر ہر احمدی حقیقت میں اپنوں اور غیروں میں ہمدردی کا اظہار کرے اور خدا کی خاطر یہ کام کرے تو یہ تقویٰ ہے اور اس بات کی آج دنیا کو ضرورت ہے اور جلسوں کے انعقاد کا یہ بھی ایک بڑا مقصد ہے۔

فرمایا: تقویٰ ہی انصاف کے تقاضے پورے کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ دنیا میں آج ایک دوسرے پر ظلم تقویٰ کے فقدان کی وجہ سے ہی ہے۔ آج جو دنیا میں پالیسیاں بنتی ہیں وہ خدا تعالیٰ کے خوف سے عاری ہو کر بنائی جاتی ہیں۔ پس آج اگر انصاف کے تقاضے کسی سے پورے ہو سکتے ہیں تو تقویٰ پر چلنے والے احمدی سے ہی ہو سکتے ہیں۔ پس یہ باتیں اگر ہم اپنے اندر پیدا کر لیں تو ہم ان لوگوں میں شمار ہوں گے جن کو خدا تعالیٰ کی تائیدات حاصل ہوتی ہیں اور جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حقیقی پیروکار ہیں، اس حقیقی اسلام پر عمل کرنے والے ہیں جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم لائے تھے۔

فرمایا: پس اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے اگر ہم اللہ تعالیٰ کی تائید کے نظارے اپنی زندگی میں دیکھنا چاہتے ہیں تو اپنے محاسبے کرنے ہوں گے، اللہ کے حضور گڑگڑاتے ہوئے اپنے لئے اور اپنی نسلوں کے لئے صراط مستقیم پر چلنے کی دعائیں مانگنی ہوں گی، اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا ہوگا۔

فرمایا: اس جلسے سے اٹھنے سے پہلے اس بات کا عہد کریں کہ اس بستی کے فیض سے حقیقی رنگ میں فیضیاب ہونے کیلئے اس جلسے کی برکات سے برکتیں سمیٹنے کیلئے آج کے بعد بھی اپنے دلوں کو ٹٹولتے رہنا ہے، اپنے تقویٰ کے معیار کو بلند کرنا ہے اور آنحضرتؐ کے پیغام کو دنیا تک پہنچانا ہے۔ فرمایا: آج قادیان کے جلسہ میں شریک ہونے والا احمدی پاک انقلاب پیدا کرنے کا عہد کر کے اٹھے تو مسیح زمان کی ان دعاؤں کا یقیناً وارث ہوگا جو آپ نے شاملین جلسہ کیلئے کی ہیں لیکن باقی دنیا کے احمدی یہ نہ سمجھیں کہ ہم ان سے محروم ہیں۔ آج مسیح پاکؑ کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کے احمدیوں کو ایم ٹی اے کے ذریعہ جوڑ کر ایک کر دیا ہے۔ فرمایا: جہاں جہاں بھی یہ آواز پہنچ رہی ہے جس احمدی کے کانوں تک یہ آواز پہنچ رہی ہے وہ بھی اس پیغام کا اسی طرح مخاطب ہے جسطرح قادیان کے جلسہ میں حاضر ہونے والے احمدی اور پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کا عہد کر کے اور آپؑ کے مشن کو آگے بڑھانے کے مصمم ارادے کی وجہ سے یقیناً جو سب ایم ٹی اے کے ذریعہ سے سن رہے ہیں وہ بھی آپؑ کی دعاؤں کے وارث بن رہے ہوں گے۔

فرمایا: اپنے اندر ایک جوش اور تڑپ پیدا کریں اور دعاؤں سے سجدہ گاہوں کو تر کر دیں۔ حضور انور نے پاکستان سے آئے ہوئے احمدی احباب کو بالخصوص تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ یقینی بات ہے کہ آپ کی دعائیں ہی ہیں جنہوں نے پاکستان اور تمام دنیا کی قسمت بدلنی ہے۔

اسی طرح حضور انور نے فرمایا کہ یہی کام قادیان میں رہنے والے ہر احمدی کا ہے۔ کہ اس بستی میں رہنے کا حق ادا کریں۔ اس کے تقدس کو قائم کریں اور دنیاداری کی باتیں بھول جائیں۔ اگر شعائر اللہ اور مسیح موعود کی بستی کے گلی کوچے آپ کے اندر انقلاب نہیں پیدا کر رہے اور آپ کے تقویٰ کے معیار بلند نہیں ہو رہے تو فکر کریں کہ یہ باتیں کہیں شامت اعمال کا نتیجہ نہ ہوں۔ فرمایا: کتنے خوش نصیب ہیں قادیان میں رہنے والے جو دیار مہدی دوراں میں رہ رہے ہیں۔ جس کے لئے ہماری آنکھیں ترستی ہیں اور دل بے چین ہوتے ہیں۔ پس اے قادیان میں رہنے والو! اگر اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کا فضل حاصل کرنا چاہتے ہو تو اس کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے توفیق مانگتے ہوئے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کرو۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق دے۔

فرمایا: دنیا کا ہر احمدی ڈرتے ڈرتے دن بسر کرنے والا ہو اور تقویٰ سے رات بسر کرنے والا ہو تا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی دعاؤں سے فیض پانے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمارے لئے سیدھی راہیں کھلی رکھے۔ اور مبارک لوگوں میں ہم شامل رہیں۔

آخر میں حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمام شاملین جلسہ کو بحفاظت اپنے اپنے گھروں میں پہنچائے اور اپنی حفاظت میں رکھے۔ اللہ تعالیٰ سب کے ہم و غم دور کر دے۔ ہر تکلیف سے مخلصی عنایت کرے۔ اس کے بعد حضور نے حضرت مسیح موعودؑ کے الفاظ میں شاملین جلسہ کیلئے دعائیں کیں اور آخر پر اجتماعی دعا کرائی۔ جس میں ایم ٹی اے کے توسط سے لندن اور قادیان اور تمام دنیا کے احمدی شامل ہوئے۔ جلسہ کے اختتام پر قادیان اور لندن سے مختلف زبانوں میں ترانے اور نظمیں پڑھی گئیں۔ اسی طرح زنانہ جلسہ گاہ قادیان سے بھی بچیوں نے

”تیری اطاعت میں پیارے آقا
مدام سر کو جھکائیں گے ہم“

ترانہ گایا۔ اس کے بعد بہشتی مقبرہ قادیان سے خدام نے منظوم کلام حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ:

دیارِ مغرب سے جانے والو دیارِ مشرق کے باسیوں کو
کسی غریب الوطن مسافر کی چاہتوں کا سلام کہنا

ترانے کی شکل میں پڑھ کر سنایا۔ دوران خطاب حضور انور اور خلافت احمدیہ کی دوسری صدی کے پہلے جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۹ء کے بابرکت اختتام پر قادیان اور لندن سے پر جوش فلک بوس اسلامی نعرے لگائے گئے۔

☆☆☆☆☆
☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بقیہ رپورٹ جلسہ سالانہ از صفحہ نمبر اوّل

کے ساتھ ہستی باری تعالیٰ کو ثابت فرمایا۔ اس تقریر کے بعد مکرم رضوان احمد صاحب مربی سلسلہ نے حضرت المسیح الموعود علیہ السلام کا منظوم کلام:

یارو مسیح وقت کہ تھی جن کی انتظار
رہ تکتے تکتے جن کی کروڑوں ہی مرگئے

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ناظم ارشاد وقفِ جدید قادیان نے بعنوان ’’ سیرت حضرت مسیح موعودؑ، اہل بیت سے آپؑ کی محبت اور، معترضین کے مختلف اعتراضات کے پس منظر میں‘‘ کی۔ آپنے انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی غرض اور ان کے مخالفین کے حالات کو تفصیل سے بیان فرمایا اور آپ کے عشق رسول کا بھی تفصیلاً ذکر فرمایا۔

اس تقریر کے بعد کچھ ضروری اعلانات کئے گئے بعدہ مکرم رضوان احمد صاحب ظفر متعلم جامعہ احمدیہ قادیان نے حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام:

’’وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اُس کا ہے محمد دلبر مِرا یہی ہے‘‘

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ نظم کے بعد اسلامی نعروں کی فضا میں پہلے دن کا پہلا اجلاس برخاست ہوا۔

پہلے دن کا دوسرا اجلاس

پہلے دن کا دوسرا اجلاس نماز ظہر وعصر کے بعد ٹھیک اڑھائی بجے زیر صدارت مکرم ومحترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان، مکرم قاری سرور احمد صاحب آف ربوہ کی سورہ النور کی آیت استخلاف کی تلاوت کے ساتھ شروع ہوا۔ تلاوت کے بعد طلباء جامعہ احمدیہ قادیان مکرم مرشد احمد صاحب ڈار اور ساتھیوں نے حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم عربی قصیدہ

یاقلبی اذکر احمدا
عین الھدیٰ مفنی العدا
بَرًّا کریمًا محسنًا
بحرالعطایا والجدا

پیش کیا۔ اس کا اردو ترجمہ محترم مولانا محمد حمید صاحب کوثر پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان نے پیش کیا۔

اس دوسرے اجلاس کی پہلی تقریر محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے بعنوان ’’ سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم‘‘ (تعلق باللہ کی روشنی میں) کی۔ آپ نے آنحضرتؐ کے عبادات کے طریقوں اور دُعاؤں کا تفصیلاً ذکر فرمایا۔ اور یہ بھی کہ کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عبادات کو نقطہ عروج پر پہنچا دیا تھا جس کی وجہ سے آپؐ کو دنٰی فتدلی کا مقام عطا ہوا۔

اس کے بعد مکرم کے راشد صاحب مربی سلسلہ اوران کے ساتھیوں (طلباء جامعہ احمدیہ) نے ایک نظم:

’’ اللہ کی اک نعمت عظمیٰ ہے خلافت
مومن کے لئے عروۂ وثقیٰ ہے خلافت‘‘

ترانہ کی شکل میں پیش کی۔

اس ترانہ کے بعد محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم ناظر اصلاح وارشاد قادیان نے بعنوان ’’ برکات خلافت‘‘ تقریر کرتے ہوئے آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دائمی خلافت کے بارہ میں پیشگوئیوں کا ذکر فرمایا۔

اس تقریر کے بعد مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب نصرت مربی سلسلہ اصلاح وارشاد قادیان نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا منظوم کلام:

’’ بہار آئی ہے دل وقف یار کر دیکھو
خرد کو نذر جنونِ بہار کر دیکھو‘‘

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

اس نظم کے بعد امسال نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے لکھوائے مقالہ کے انعامات تقسیم کئے گئے۔ اس مقالہ میں اوّل دوئم سوئم آنے والے طلباء کے اسماء یوں ہیں۔

﴿اوّل﴾ مکرم شریف کوثر صاحب طالب علم جامعہ احمدیہ قادیان **﴿دوئم﴾** مکرم سمیر احمد صاحب طالب علم جامعہ احمدیہ قادیان **﴿سوئم﴾** مکرمہ سیدہ سعدیہ صاحبہ حیدرآباد، صوبہ آندھرا پردیش،

اس کے بعد پہلے دن کی کاروائی اپنے اختتام کو پہنچی۔

سیمینار وقف نو بھارت

نماز مغرب وعشاء کے بعد ایک خصوصی سیمینار وقف نو بھارت زیر صدارت محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان و چیئر مین وقف نو بھارت مسجد اقصیٰ میں منعقد ہوا۔ اس سیمینار میں علاوہ محترم ناظر صاحب اعلیٰ محترم ناظر صاحب تعلیم محترم قمر سلیمان صاحب وکیل وقف نو ربوہ۔ مکرم انچارج صاحب وقف نو بھارت۔ زونل امراء کرام انچارج مبلغین وسرکل انچارج صاحبان زونل ولوکل سیکرٹریان وقف نو نے شرکت کی۔ اس موقع پر محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان اور محترم ناظر صاحب تعلیم ومحترم قمر سلیمان صاحب نے وقف نو بچوں کی تعلیم وتربیت کے لئے نہایت دلکش نصائح بیان فرمائیں۔

دوسرا دن
مورخہ ۲۷ دسمبر ۲۰۰۹ء:

دوسرے دن کے پہلے اجلاس کی کاروائی صبح ٹھیک دس بجے محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل الاعلیٰ تحریک جدید ربوہ کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ مکرم نور الدین صاحب مدرس جامعہ احمدیہ قادیان نے سورہ الاحزاب کی آیت نمبر ۴۱ تا ۴۸ کی تلاوت کی اور ترجمہ پیش کیا۔ نظم مکرم حمید احمد صاحب شاہد آف پاکستان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام:

’’ ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دین محمد سا نہ پایا ہم نے‘‘

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر محترم مولانا عنایت اللہ صاحب منڈاشی نائب ناظر اصلاح وارشاد قادیان نے بعنوان ’’ ختم نبوت کی حقیقت‘‘ فرمائی۔ آپ نے قرآن کریم، احادیث نبویہ اور بزرگان سلف کے حوالہ جات سے آنحضرت ﷺ کی بلند شان کو نبوت کا ختم کرنے والا نہیں بلکہ جاری کرنے والا ثابت کیا۔ بعدہ مکرم کے ناصر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام:

’’ اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کیلئے حرام ہے اب جنگ اور قتال‘‘

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

دوسری تقریر محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت نے بعنوان ’’ اسلامی جہاد کی حقیقت‘‘ کی۔ آپ نے قرآن وحدیث کی رو سے آنحضرت ﷺ کے جہاد اکبر کا تفصیلاً ذکر فرمایا اور جہاد کے لغوی معنی وضاحت سے بیان فرمائے۔ اس کے بعد مکرم عاصف چغتائی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام:

’’ اے خدا اے کارساز وعیب پوش و کردگار
اے مِرے پیارے مِرے محسن مِرے پروردگار‘‘

’’پڑھ کر سنایا۔

بعدہ محترم مولانا محمد عمر صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن وقف عارضی قادیان نے بعنوان ’’ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ پیدا کردہ انقلاب‘‘ تقریر کی۔ جس میں آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ اسلام کی خدمات اور خلافت حقہ کی برکات اور مسلمانوں کے غلط عقائد کی تصحیح کا تفصیلاً ذکر فرمایا۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم سید فریاد احمد صاحب آف ربوہ کی بزبان پنجابی نظم ہوئی۔

تعارفی تقاریر: بعدہ مکرم اویس احمد صاحب کو بایاسی صاحب آف جاپان نے بزبان جاپانی (جو قرآن کریم کے جاپانی ترجمہ کی نظر ثانی کر رہے ہیں) نے تعارفی تقریر کی۔ آپ نے اپنے قبول احمدیت کے دلچسپ واقعات سنائے۔

☆...... اس کے بعد Time TV کے پروڈکشن ہیڈ جناب رنبیر سنگھ صاحب سندھو نے جلسہ سالانہ کی مبارک باد پیش کرتے ہوئے کہا کہ آئندہ سال ہم اس روحانی جلسہ کو اپنے چینل کے ذریعہ Live نشر کرنے کی کوشش کریں گے۔

☆......اس کے بعد سردار پرتاپ سنگھ صاحب باجوہ ممبر پارلیمنٹ نے تمام شاملین جلسہ سالانہ کو مبارک باد دی اور جلسہ میں شامل ہونے پر خوشی کا اظہار کیا۔ آپ چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی اپنے قوم وملک کے لئے کی ہوئی خدمات کا ذکر کیا۔

دوسرے دن کا دوسرا اجلاس

دوسرے دن دوسرا اجلاس زیر صدارت محترم مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ ربوہ ٹھیک اڑھائی بجے منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن کریم مکرم آر ایم پاشا صاحب معلم سلسلہ نے کی آپ نے سورہ الاحزاب کی آیات ۱۲ تا ۱۴ کی تلاوت کی اور مکرم مجاہد احمد صاحب شاستری استاذ جامعہ احمدیہ قادیان، نے ان آیات کا ہندی ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم مولوی تنویر احمد صاحب ناصر استاذ جامعۃ المبشرین قادیان نے حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام‘‘

’’بتاؤں تمہیں کیا کہ کیا چاہتا ہوں
ہوں بندہ مگر میں خدا چاہتا ہوں‘‘

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد محترم مولوی تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد نے بعنوان: ’’اسلام اور امن عالم‘‘ بزبان پنجابی تقریر کی۔ آپ نے تمام دنیا کے حالات کا ذکر فرمایا اور اس کے مقابل پر اسلام کی رواداری کا تفصیلاً ذکر فرمایا۔

تعارفی تقاریر:

آپ کی تقریر کے بعد جلسہ میں شامل معززین میں سے چند ایک نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ان کے اسماء اسطرح ہیں۔ (۱) صدر آر ایس ایس اُتر پردیش واتراکھنڈ (۲) جناب سوامی آدیش پوری جی جو صوبہ ہماچل کے ضلع کانگڑہ میں خدمت خلق کے کام کررہے ہیں (۳) جناب گیانی گوربچن سنگھ جی، ہیڈ اکال تخت امرتسر (۴) جناب سردار سیوا سنگھ سیکھواں، ایم ایل اے حلقہ کاہنوان و کیبنٹ منسٹر پنجاب (۵) جناب محمد افضال صاحب، صدر مسلم راشٹریہ منچ بھارت۔ (۶) جناب سنت باباجسپال سنگھ صاحب، ہیڈ بھائی کنہیا ٹرسٹ لدھیانہ (۷) جناب چودھری جے ڈی سنگھ جی، صدر شری کرشن جنم اشٹمی کمیٹی جالندھر (۸) جناب سنت بابا دیپ سنگھ جی، صدر پنجاب نہنگ دل (۹) جناب سنت بابا سنتوکھ سنگھ جی (۱۰) جناب گوریندر پال سنگھ گورا، ممبر شیرومنی گوردوارہ پربھندک کمیٹی امرتسر۔

تمام مقررین نے جماعت کے اس روحانی جلسہ میں شامل ہونے پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور جماعت کے تمام کاموں خاصکر مذہبی رواداری اور غرباء کی خدمت کی بہت بہت سراہنا کی۔

تمام مندرجہ بالا معززین کی خدمت میں بطور

AEM
M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266, Mob: 9437078266/ 9437032266/
9438332026/943738063

تحفہ شالیں پیش کی گئیں۔
اس کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔

اعلانات نکاح:

بعد نماز مغرب و عشاء ۴۷ نکاحوں کے اعلانات محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان نے کئے اور بعدہ اجتماعی دُعا کروائی۔

تیسرا دن
مورخہ ۲۸ دسمبر ۲۰۰۹ء

تیسرے دن کا پہلا اجلاس صبح ٹھیک ۱۰ بجے محترم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل الاعلیٰ تحریک جدید قادیان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرم اکبر خان صاحب مبلغ سلسلہ نے سورۃ الفتح کے آخری رکوع کی تلاوت کی اور ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد جامعہ احمدیہ کے طلباء نے حضرت مسیح موعودؑ کے عربی قصیدہ سے چند اشعار پیش کئے جن کا ترجمہ مکرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان نے پیش کیا۔

اس کے بعد اس اجلاس کی پہلی تقریر بعنوان ''سیرت صحابہؓ (حضرت ابوبکرؓ اور حضرت حکیم نور الدین صاحبؓ) مکرم مولانا برہان احمد صاحب ظفر ناظر نشر و اشاعت قادیان نے کی۔ آپ نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت حکیم نور الدین صاحبؓ کی قربانیوں اور اطاعت اور آپ دونوں بزرگان کی مشابہت کو تفصیلاً بیان کیا۔ اس کے بعد مکرم عبد الحی صاحب ڈار آف لاہور پاکستان نے حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام:

''نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے
پر ہے یہ شرط کہ ضائع مرا پیغام نہ ہو''

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

دوسری تقریر محترم مولانا جلال الدین صاحب نیرّ ناظر بیت المال آمد قادیان نے بعنوان ''جماعت احمدیہ کا مالی نظام'' فرمائی جس میں آپ نے قرآن وحدیث اور حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم کی روشنی میں مالی قربانی کی اہمیت و برکات بیان فرمائی۔ آپ نے احباب جماعت احمدیہ کے بڑھتے ہوئے مالی قربانی کے معیار کا ذکر کرتے ہوئے وصیت کے روحانی نظام پر روشنی ڈالی۔

اس اجلاس کی تیسری تقریر محترم مولانا سلطان محمود صاحب ناظر خدمت درویشان ربوہ نے بعنوان ''صداقت حضرت مسیح موعودؑ'' فرمائی۔ آپ نے قرآن و حدیث کے تناظر میں ارضی وسماوی نشانات سے سیدنا حضرت اقدسؑ کی صداقت بیان فرمائی۔

اختتامی اجلاس

تیسرے دن کا دوسرا اور اختتامی اجلاس زیر صدارت محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ قادیان ٹھیک دو بجے شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مع ترجمہ مکرم حافظ طارق احمد صاحب نے کی۔ بعدہٗ مکرم اطہر احمد صاحب شمیم متعلم جامعہ احمدیہ قادیان نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے منظوم کلام:

حمد و ثنا اُسی کو جو ذات جاودانی
ہمسر نہیں ہے اس کا کوئی نہ کوئی ثانی

کے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔

تقاریر نمائندگان:

(۱) مکرم کمال یوسف صاحب امیر و مشنری انچارج ناروے۔ آپ نے ناروے میں جماعتی ترقیات کا تذکرہ فرمایا (۲) جناب سنگھ بابا دلجیت سنگھ صاحب، سماج سیوک فرید نگر (۳) حضرت بابا نانکؒ کی سولھویں پشت کی اولاد میں سے چولہ بابا نانک کے والی وارث جناب سنت بابا سکھد یو سنگھ صاحب بیدی گھمان (۴) مہنت رام پرکاش داس صاحب صدر وشو ہندو پریشد شمال ہندوستان۔ (۵) جناب کرم جیت سنگھ سراں ڈپٹی کمشنر گورداسپور۔ (۶) سکھوندر سنگھ صاحب SDM بٹالہ۔

ان تمام معززین نے جماعت کے بھائی چارہ کی تعلیم وغرباء کی مدد کو بہت سراہا۔ اس کے بعد محترم صدر اجلاس و ناظر صاحب اعلیٰ نے خدا تعالیٰ کے شکر کے ساتھ ساتھ شکریہ احباب کیا اور دُعا کروائی۔

تمام مندرجہ بالا معززین کی خدمت میں بطور تحفہ شالیں پیش کی گئیں۔

خطاب حضور انور:

پروگرام کے مطابق جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۹ء کا اختتام حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب سے ہونا تھا۔ اس لئے لندن میں ایک خصوصی تقریب کا انتظام طاہر ہال میں کیا گیا۔ اس کاروائی کو دکھانے کیلئے مردانہ وزنانہ جلسہ گاہ قادیان میں بڑی سکرینیں نصب کی گئیں تھیں۔

بعد دوپہر ٹھیک چار بجے حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الفتوح میں تشریف لائے۔ تلاوت قرآن کریم سے اجلاس کا آغاز ہوا۔ محترم فیروز عالم صاحب نے سورۃ الحجرات کے آخری رکوع کی تلاوت کی اور ترجمہ پیش کیا، اس کے بعد مکرم محمود الحسن صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام:

''ہے شکر رب عزوجل خارج از بیاں
جس کے کلام سے ہمیں اس کا ملا نشاں''

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ بعدہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حاضرین جلسہ سے بصیرت افروز خطاب فرمایا جو کہ پون گھنٹہ تک جاری رہا۔ جس کو تمام دنیا میں بذریعہ ایم ٹی اے سنا اور دیکھا گیا۔ (حضور انور کے اس پرمعارف تاریخی خطاب کا خلاصہ صفحہ ۲ پر درج ہے) اس کے بعد حضور انور نے دُعا کروائی اور فلک بوس نعروں کے ساتھ جلسہ بڑی شان کے ساتھ اپنے اختتام کو پہنچا۔

فہرست وفات یافتہ موصیان

ہر سال فوت ہونے والے موصیان کے اسماء بغرض دُعا جلسہ سالانہ کے آخری اجلاس میں سنائے جاتے ہیں اس سال چونکہ ماہ مئی ۲۰۰۹ء میں جلسہ ہوا تھا جس میں جنوری ۲۰۰۸ء تا مئی ۲۰۰۹ء کے دوران فوت ہونے والے موصیان کے اسماء پڑھے جا چکے ہیں اس لئے اب ماہ مئی ۲۰۰۹ء تا دسمبر ۲۰۰۹ء کے دوران فوت ہونے والے موصیان کے اسماء مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب منڈاشی نائب ناظر اصلاح وارشاد قادیان نے پڑھ کر سنائے۔

(۱) مکرم شکیل احمد خان صاحب ولد مکرم علی احمد صاحب کیرنگ (اڑیسہ) (۲) مکرمہ سعادت النساء صاحبہ زوجہ مکرم حمید احمد صاحب حیدرآباد (آندھرا) (۳) مکرم سی حمزہ کویا صاحب ولد مکرم عبد الرحمٰن کویا صاحب کالیکٹ (کیرالہ) (۴) مکرمہ سلمیٰ سلطانہ کوثر صاحبہ زوجہ مکرم عبد الستار صاحب وارانسی (یوپی) (۵) مکرمہ مشتری بیگم صاحبہ زوجہ مکرم محمد یوسف گجراتی صاحب درویش قادیان (۶) مکرم مولوی ایم عبد السلام صاحب ولد مکرم اے محمد کنجو صاحب کروناگاپلی (کیرالہ) (۷) مکرم سید عبد المجید صاحب ولد مکرم عبد الحنان صاحب کوریل (کشمیر) (۸) مکرمہ سی خدیجہ شفیع صاحبہ زوجہ مکرم محمد شفیع صاحب پینگاڑی (کیرالہ) (۹) مکرم سی حمید اللہ صاحب ولد مکرم کے عبد اللہ صاحب کوڈالی (کیرالہ) (۱۰) مکرمہ عابدہ بی بی صاحبہ زوجہ مکرم عبد الصمد صاحب کیرنگ (اڑیسہ) (۱۱) مکرمہ مطہرہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم نعیم الحق صاحب حیدرآباد (آندھرا) (۱۲) مکرم عبد العزیز خان صاحب ولد مکرم محمد موسیٰ صاحب حیدرآباد (آندھرا) (۱۳) مکرم احمد عبد الحکیم صاحب ولد مکرم مولوی احمد عبد اللہ صاحب حیدرآباد (آندھرا) (۱۴) مکرمہ اقبال مسرت صاحبہ زوجہ مکرم محمد معین اللہ صاحب بینگلور (کرناٹک) (۱۵) مکرم گیانی عبد اللطیف صاحب درویش ولد مکرم عبد الرحمٰن صاحب قادیان (۱۶) مکرم نصیر الدین غوری صاحب ولد مکرم محی الدین غوری صاحب حیدرآباد (آندھرا) (۱۷) مکرمہ ایم پی کنجامن صاحبہ زوجہ مکرم وی کے محی الدین صاحب کوڈالی (کیرالہ) (۱۸) مکرم ایم پی کویاٹی صاحب ولد مکرم باوا صاحب کالیکٹ (کیرالہ) (۱۹) مکرم محمد ابراہیم خان صاحب ولد مکرم محمد حسن کنجی صاحب قادیان (۲۰) مکرمہ آسیہ بی صاحبہ زوجہ مکرم ایم مقصود شریف صاحب بلاری (کرناٹک)

نماز تہجد و درس القرآن:

مورخہ ۲۳ دسمبر ۲۰۰۹ء تا یکم جنوری ۲۰۱۰ء قادیان کی درج ذیل مساجد میں نماز تہجد اور درس القرآن کا سلسلہ جاری رہا۔ مسجد اقصیٰ، مسجد دار الانوار، مسجد ناصر آباد، مسجد نور۔

پریس اینڈ میڈیا: شعبہ پریس اینڈ میڈیا نے جلسہ سالانہ ۲۰۰۹ء کی کوریج کے لئے بھرپور کوشش کی اس کے نتیجہ میں ۱۲۲ اخبارات کے نمائندگان نے شرکت کی اور روزانہ ۱۲۲ اخبارات میں تفصیلاً حضور انور اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فوٹوز کے ساتھ خبریں شائع کیں۔ اسی طرح ۸ ٹی وی چینل کے نمائندگان نے شرکت کی۔ ٹائم ٹی وی میں متعدد مرتبہ جماعت احمدیہ کے تعارف پر مبنی ڈاکومینٹری دکھائی گئی۔ اسی طرح دوسرے چینلوں نے بھی جلسہ کی کوریج نشر کی۔ الحمد للہ کہ دہلی اور لکھنؤ سے بھی پریس کے نمائندگان آئے۔ اخبار دینک جاگرن جالندھر کے نمائندہ مکرم کرشن احمد صاحب، ہند سماچار جالندھر کے نمائندہ مکرم لقمان احمد صاحب دہلوی، روزنامہ سچ دی پٹاری کے نمائندہ مکرم عبد السلام طاری، روزنامہ دیش سیوک کے نمائندہ مکرم چوہدری مقبول احمد صاحب اور روزنامہ دینک بھاسکر کے نمائندہ جناب مکیش کمار صاحب نے جلسہ کے موقع پر'' جلسہ سالانہ قادیان سپلیمنٹ'' شائع کئے۔ جس میں شرائط بیعت، جلسہ کی اغراض ومقاصد، جماعت احمدیہ کی ترقیات، حضرت محمد ظفر اللہ خان صاحب اور ڈاکٹر عبد السلام صاحب کی خدمات پر مبنی بہترین مواد شائع ہوا۔

لنگرخانہ: دار الضیافت کے علاوہ دو مزید لنگر خانے جاری رہے۔ جہاں سے مہمانوں کی ضرورت کے مطابق کھانا تیار ہوتا رہا۔ معززین، VIP مہمانان اور مریضان کی مناسبت سے پرہیزی کھانا بھی دار الضیافت میں تیار ہوتا رہا۔

قیام گاہیں: امسال مہمانوں کے لئے اکثر پختہ قیام گاہوں میں انتظام کیا گیا تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعتی عمارات میں وسعت کے پیش نظر ہی ایسا ممکن ہوسکا۔ نئی قیام گاہیں کچھ اس طرح سے تھیں۔ عمارت جدید لائبریری، دفاتر نشر واشاعت، سرائے وسیم، ہال لجنہ اماء اللہ، عمارت جدید پریس، البتہ خیمہ جات اندرون کے تحت احمدیہ کالونی کے عقب میں خیمہ جات نصب کئے گئے تھے۔ دار الضیافت میں توسیع کی وجہ سے بھی مہمانان کی گنجائش کافی حد تک بڑھ گئی تھی۔ تمام مہمانانِ کرام کو وافر مقدار میں موسم کے مطابق بستر مہیا کئے گئے۔

طبی امداد: نور ہسپتال قادیان کے علاوہ جلسہ گاہ کے باہر متعدد جگہوں پر طبی امداد کی سہولت رہی۔ جلسہ گاہ کے باہر ایمرجنسی کے طور پر ایمبولینس کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔

حاضری: باوجود شدید سردی کے اللہ کے فضل وکرم سے اس جلسہ سالانہ کی حاضری ۱۸ ہزار سے زائد تھی۔ اس جلسہ میں دنیا کے ۲۷ ممالک کے نمائندگان شریک ہوئے۔ اس جلسہ کی حاضری اس لحاظ سے بھی اہم تھی کہ امسال فروری کے ماہ میں مجلس شوریٰ منعقد ہوئی۔ پھر جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۸ء جو ماہ دسمبر میں ہونا تھا وہ اس سال ماہ مئی ۲۰۰۹ء کے آخر میں منعقد ہوا۔ پھر ذیلی تنظیموں کے مرکزی اجتماعات ماہ اکتوبر میں تھے جن میں مجلس خدام الاحمدیہ، مجلس انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کے صدران کا انتخاب عمل میں آنا تھا اس لئے بھی کثیر تعداد میں احباب جماعت اور عہدیداران جماعت بھارت کے طول و عرض سے تشریف لائے تھے۔ غرض اس لحاظ سے امسال چار مرتبہ قادیان میں احباب جماعت بھارت کو لمبے سفر اختیار کرکے آنا پڑا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو جلسہ سالانہ کے فیض سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ ☆☆☆

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے سال ۲۰۱۰ء کا پہلا دن ہے اور اس پہلے دن میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں جمعہ کے دن داخل کیا ہے جو دنوں میں سے بہت مبارک دن ہے

اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے ہر احمدی کے لئے یہ سال اور آئندہ آنے والے تمام سال مبارک فرماتا چلا جائے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ یکم جنوری ۲۰۱۰ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ یَـٰٓأَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ یُؤْتِكُمْ كِفْلَیْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَیَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَیَغْفِرْلَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔

کی تلاوت کی اور فرمایا آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے سال ۲۰۱۰ء کا پہلا دن ہے اور اس پہلے دن میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں جمعہ کے دن داخل کیا ہے جو دنوں میں سے بہت مبارک دن ہے۔ اس لحاظ سے سب سے پہلے میں آپ سب کو نئے سال کی مبارکباد دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے ہر احمدی کے لئے یہ سال اور آئندہ آنے والے تمام سال مبارک فرماتا چلا جائے۔

فرمایا ایک مومن کے لئے سال اور دن اس صورت میں مبارک ہوتے ہیں جب وہ اس کی توبہ کی قبولیت اور روحانی ترقی کا باعث بن رہے ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے کہ انسان کے لئے مبارک اور خوشی کا وہ دن ہوتا ہے جو اس کی توبہ، مغفرت اور بخشش کا دن ہوتا ہے اور انسان کو روحانی منازل کی نشاندہی کروانے کا دن ہوتا ہے اور جو دن حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانے والا دن ہوتا ہے اور اپنی تمام استعدادوں کو بروئے کار لانے والا دن ہوتا ہے اور اللہ کا قرب پانے کے لئے عملی کوششوں کا دن ہوتا ہے۔

فرمایا ہمارے سال اور دن اس صورت میں ہمارے لئے مبارک بنیں گے جب ہم خالص ہو کر ان مقاصد کے حصول کے لئے اللہ کی مدد مانگتے ہوئے اس کے آگے جھکیں گے اور اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔ فرمایا بے شک آج جمعہ کا دن ہے اور یہ سال ایک بابرکت دن سے شروع ہو رہا ہے ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ باوجود اس کی اہمیت کے جس طرح حقیقی مومن اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے غیر مومن فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ ایک مومن اس دن کو اپنی نجات کا باعث بنانے کی کوشش کرتا ہے لیکن غیر مومن صرف یہ جانتا ہے کہ یہ صرف ہفتے کے سات دنوں میں سے ایک دن ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس دن ایک ایسی گھڑی آتی ہے کہ اگر مومن کھڑا نماز پڑھ رہا ہو تو جو دعا مانگے قبول کی جاتی ہے۔ آپؐ نے ہاتھ کے اشارے سے فرمایا کہ وہ وقت بہت مختصر ہوتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ مومن تو اس دن میں اپنی دعا کی قبولیت کے نظارے دیکھتا ہے اور غیر مومن اپنے لہو ولعب میں لگا ہوتا ہے۔ سال کا پہلا دن تو جمعہ کی وجہ سے مومن کے لئے اور بھی اہم ہو گیا ہے کہ اپنی دعاؤں سے اس دن کو سجاتے ہوئے خدا کی طرف جھکتے ہوئے رات کو بھی اپنی عبادت سے زندہ کرتے ہوئے نئے سال کا استقبال کر رہے ہیں جو انتہائی برکت والے دن سے شروع ہو رہا ہے۔

فرمایا ہم بہت خوش قسمت ہیں کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے ہیں ہم اس رسول کے ماننے والے ہیں جو سراپا نور ہیں جنہوں نے ہمیں خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے راستے دکھائے آپ اللہ تعالیٰ کے وہ پیارے تھے جن کی پیروی کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ نے محبت کا اعلان فرمایا ہے۔ فرمایا ہم پر خدا تعالیٰ کا بڑا احسان ہے اگر ہم اس نور سے حصہ لینے والے بنیں گے۔ اور اس کا بہترین طریق جمعہ کی مناسبت سے آپؐ نے ہمیں سکھایا ہے تاکہ ہماری دعائیں اللہ تعالیٰ کے حضور قبولیت کا درجہ پائیں۔ حضور انور نے ایک حدیث کا ذکر فرمایا جس میں جمعہ کے دن کثرت سے درود پڑھنے کی تلقین کی گئی ہے۔

فرمایا پس آج کے درود اور دعائیں جب خدا کے حضور پیش ہونگی تو اللہ تعالیٰ کے افضال کو سمیٹنے والی ہونگی۔

فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو مقام پایا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سچے عشق کی وجہ سے ہی تھا۔ جس سے پھر نور کے ستون آسمان سے زمین کی طرف آنے لگے۔ اور یہی تلقین حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں بھی فرمائی ہے۔

حضور نے اس دن کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس دن کے تقدس کا خیال، درود، دعائیں اور اعمال صالحہ جنت میں لے جانے کا باعث بنیں گے۔ اللہ کے نور سے حصہ لینے والے بھی بنائیں گے لیکن شیطان کے بہکاوے میں آ کر باوجود اس دن کی برکت کے یہ دنیا بھی جہنم بن جاتی ہے۔

فرمایا اس دن کی اہمیت نیک نیت سے کئے گئے اعمال صالحہ کے ساتھ مشروط ہے اور ہزاروں ہزار درود ہوں اس محسن پر جس نے آدم کی اولاد کو دنیوی اور اخروی جنت کے راستے دکھائے۔ فرمایا جمعہ کی اہمیت یا جنت میں داخل ہونا یا نکلنا اعمال کے ساتھ مشروط ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بصیرت افروز اقتباس پیش کرنے کے بعد فرمایا کہ جمعہ کو جب اللہ تعالیٰ اپنے قرب کے تلاش کے مواقع زیادہ عطا فرماتا ہے تو اس سے بھرپور فائدہ اٹھانے والا ہی حقیقی مومن ہے۔

آج اللہ تعالیٰ نے موقعہ دیا ہے کہ نئے سال کے پہلے دن کو ہی اس طرح دعاؤں سے سجاؤ کہ سارا سال قبولیت دعا کے نظارے نظر آتے چلے جائیں۔ حضور نے مختلف مواقع کی دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ احمدیوں کی دعاؤں سے ہی دنیا کی اور انسانیت کی بقا ہے۔ فرمایا ہم احمدی اس زمانے کے آدم کے ماننے والے بھی ہیں جو نہ صرف دونوں جنتوں کا وارث بنا بلکہ جنت کی طرف لے جانے کے لئے اس تعلیم کے ساتھ آیا جو آپ کے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم لائے تھے۔ اور آپ کو آنحضرت صلعم کے نور سے جو حصہ ملا ہے اس کی تو کوئی انتہا نہیں ہے یہ آدم جو اس زمانے میں آیا نور محمدیؐ سے پُر ہے اس لئے روشنی کے نئے راستے ہمیں دکھائے، دعاؤں کے طریقے اور قرینے سکھائے، دنیا و آخرت کی حسنات کے حصول کی طرف ہماری رہنمائی فرمائی تاکہ دنیوی اور اخروی جنتوں کے ہم ہمیشہ وارث بنے رہیں۔

فرمایا اس نور سے فیض حاصل کرنے کے لئے اپنی زندگی کے سال کے پہلے دن کو ہی نہیں بلکہ زندگی کے ہر دن کو بابرکت بنانے کے لئے دعاؤں اور اعمال صالحہ کی ضرورت ہے جس کی طرف ہمیں توجہ دینی چاہئے۔ ہمارا ہر قدم تقویٰ کی طرف بڑھنے والا ہو اس سلسلہ میں پہلے دن کی گئی کوشش ۳۶۵ دنوں پر حاوی ہونی چاہئے۔

فرمایا حقوق العباد کی طرف توجہ دینا بھی اسی طرح ضروری ہے جس طرح روحانی ترقی کے لئے کوشش، توجہ اور حقوق اللہ کی ادائیگی ضروری ہے۔ اپنی روحانی ترقی کے ساتھ ساتھ معاشرے کو گناہوں سے بچانے کی کوشش بھی انتہائی ضروری ہے۔ دنیا کو سمجھانے کی ضرورت ہے کہ نئے سال کا آغاز نشے میں دُھت اور بے ہودگیاں کرنے سے نہیں کیا جاتا بلکہ اللہ تعالیٰ کے حضور پاک دل ہو کر روحانی معیاروں کو بڑھانے کے لئے دعاؤں توبہ و استغفار سے کیا جاتا ہے تاکہ اللہ اس دنیا کی جہنم سے بھی بچائے اور آخرت کی جہنم سے بھی بچائے۔ پس نیک اعمال ہی دنیا و آخرت کی جنت دلانے کا باعث بنتے ہیں۔

فرمایا تقویٰ اور اللہ کے رسول کی پیروی ہے جو اللہ کے فضلوں کو جذب کرنے والی ہوتی ہے۔

فرمایا حقیقی مومن وہی ہے جو تقویٰ کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے اعمال بجالانے کی کوشش کرے اس دعا کے ساتھ اپنے ہر دن اور سال میں داخل ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے ہمیشہ تقویٰ پر قائم رکھے اور دین و دنیا کی حسنات سے نوازتا رہے۔

فرمایا خدا تعالیٰ کے شکر کے حق کی ادائیگی کا ایک ہی طریق ہے کہ مسلسل خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے انسان اس کے آگے جھکا رہے۔

فرمایا حقیقی مومن وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ سے دنیا کی حسنہ بھی مانگتے ہیں اور آخرت کی حسنہ بھی مانگتے ہیں۔ نئے سال کے شروع ہونے کی دعا میں صرف دنیوی حسنات نہیں مانگتے بلکہ روحانی ترقی کے لئے بھی دعا کرتے ہیں۔ صرف اپنی بہتری کے لئے نہیں سوچتے بلکہ دوسروں کے حقوق کی ادائیگی کے لئے بھی سوچتے اور دعا کرتے ہیں۔ تاکہ دنیا و آخرت کی حسنات حاصل کریں۔ حضور نے قرآنی دعا **ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار** کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا یہ عارضی اور مستقل دونوں حسنات مانگنے کے لئے دعا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر مانگا کرتے تھے۔

فرمایا اس دنیا میں کئی قسم کے دکھ مصیبتیں سب آگ کے عذاب ہی ہیں۔ اور اس کے لئے انسان کو خدا سے پناہ مانگنی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک جامع اقتباس توبہ کے متعلق بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ دنیا و آخرت کی حسنات عطا کرے۔ دنیوی اور اخروی ہر قسم کے آگ کے عذاب سے بچائے۔ نیکیوں پر قدم مارنے کی توفیق دے اور یہ سال اور آئندہ آنے والا ہر سال جماعت اور افراد جماعت کے لئے ہر قسم کے دکھوں اور تکلیفوں سے محفوظ رکھتے ہوئے ہر قسم کی حسنہ لیکر آئے۔ ہمیں حقیقی رنگ میں تقویٰ پر چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ اس نور سے حصہ پانے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم لیکر آئے تھے۔

☆☆☆

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 59 | Thursday | 7-14 Jan 2010 | Issue No. 1-2

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
:65 Canadian Dollar

ایک مومن کو ہمیشہ خدا پر نظر رکھنی چاہئے اور نیک اعمال سے اسے راضی کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ مالی فراخی بھی ملتی رہے اور اس دنیا میں بھلائیاں بھی نصیب ہوں اور مرنے کے بعد اس کی رضا حاصل ہو۔

اس سال جماعت نے وقف جدید کے تحت ۳۵ لاکھ ۲۱ ہزار پاؤنڈ مالی قربانی پیش کی۔ انڈیا دنیا بھر کے ممالک میں چھٹی پوزیشن پر ہے جبکہ اضافے کے اعتبار سے مقامی کرنسی کے لحاظ سے 47.5 فیصد اضافے کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ سے وقف جدید کے نئے (۵۳ ویں) مالی سال کا آغاز

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۸ جنوری ۲۰۱۰ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے آیت کریمہ مَنْ ذَاالَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا اضعافًا کثیرًا واللّٰہُ یقبضُ وَیَبسطُ وَالَیہِ تُرجعون کی تلاوت کی پھر فرمایا دنیا میں کسی بھی نظام کو چلانے کے لئے سرمایہ انتہائی ضروری ہے چاہے وہ دینی نظام ہے یا دنیوی تا کہ معاشرتی نظام کے ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی بھی ہوتی رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ چندے کی ابتداء اسی سلسلہ سے ہی نہیں ہوئی بلکہ انبیاء کے زمانہ میں بھی مالی ضرورت کے وقت چندے جمع کئے گئے تھے۔ فرمایا جماعت میں چندے کا جو نظام رائج ہے اسی اصول کے مطابق ہے کہ جماعتی ضروریات پوری کی جائیں اس کے لئے افراد جماعت چندہ ادا کرتے ہیں اس سلسلہ میں بعض لازمی چندہ جات ہیں اور بعض لازمی نہیں ہیں۔

فرمایا زکوٰۃ کا نظام اسلام کے بنیادی چندوں میں سے ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کا خاص اہتمام فرمایا کرتے تھے پس جن پر زکوٰۃ واجب ہے ان کے لئے اس کی ادائیگی بھی ضروری ہے اس کی وصولی کے باوجود ایسی ضرورت پڑتی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعض مہمات کے لئے زائد چندے کی تحریک فرمایا کرتے تھے۔

فرمایا جماعت میں وصیت کا چندہ ہے جو ۱۹۰۵ء میں اس کے جاری ہونے کے ساتھ شروع ہوا اس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا موصی اور موصیہ کے متعلق یہ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ تقویٰ کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش کرنے والے ہیں اور ہر لحاظ سے قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والے ہیں اپنے مالوں اور جائیدادوں کا ایک حصہ پیش کرنے والے اور اپنے اعمال اور عبادات کے اعلیٰ معیار پیش کرنے والے ہیں۔

فرمایا چندہ عام بھی جماعت میں رائج ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس کی ادائیگی کے لئے تاکید فرمائی ہے۔ فرمایا ان سب لازمی چندہ جات کے باوجود جب بھی اخراجات میں اضافہ ہوا اسلام کے حقیقی پیغام کو پھیلانے کے لئے جب بھی اخراجات کی ضرورت ہوئی تو خلفاء تحریکات کرتے رہے۔ ایک بہت بڑی تحریک حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے تحریک جدید کی کی۔ پھر آپ نے ہی ایک اور تحریک ۱۹۵۷ء میں فرمائی جس میں دینی علم رکھنے والے واقفین کا بھی مطالبہ کیا کہ اپنے آپ کو پیش کریں اور براہ راست حضورؓ کے ماتحت ہو کر کام کریں ان کا کام تبلیغ کرنا تھا۔

فرمایا وقف جدید کی تحریک بھی آہستہ آہستہ پھیلتی گئی اور پہلے چند ایک عارضی معلمین تھے پھر ان میں اضافہ ہوتا رہا پھر ان معلمین کی تعلیم و تربیت کا منظّم نظام قائم کیا گیا اور اب اللہ کے فضل سے ربوہ میں ایک مدرسہ ہے اور واقفین نو بچوں کے بعد اس میں مزید وسعت پیدا ہوئی ہے۔ پہلے یہ تحریک صرف پاکستان کے لئے تھی بعد میں افریقہ اور ہندوستان کے علاقوں میں اسلام کی تبلیغ کو وسعت دینے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اس تحریک کو پاکستان سے باہر بھی عام کرنے کا اعلان فرمایا اور جماعتیں اللہ کے فضل سے بڑھ چڑھ کر اس میں حصہ لینے لگیں۔

فرمایا جیسا کہ ہم جانتے ہیں ہر سال وقف جدید کے نئے سال کا جنوری میں اعلان ہوتا ہے اور وقف جدید کی مالی قربانی کا ذکر ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ مالی قربانی میں بڑھنے کے لئے احباب میں ایک خاص لگن ہے۔ حضور انور نے آیت کریمہ کا ترجمہ کرنے کے بعد فرمایا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے مختلف لغات سے لفظ یُقْرِضُ پر بحث کی ہے اور مَنْ ذَاالَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا کے معنے اس طرح کئے ہیں کہ کون ہے جو اپنے مال کے ایک حصہ کا ٹکڑا اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے اور دوسرے کہ کون ہے جو اللہ تعالیٰ کے احکام کی اطاعت کرے اس صورت میں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اس کی جزا کی امید رکھے۔

فرمایا دنیوی حکومتوں کے کام چلانے کے لئے جو ٹیکس لیا جاتا ہے وہ تو صرف مال تک محدود ہوتا ہے اور صرف دنیوی منصوبہ بندی کر کے قوم و ملک کی بہتری کے لئے انتظام کئے جاتے ہیں۔ لیکن مذہبی جماعتوں کی ضروریات کے لئے جو اللہ نے کہا ہے کہ مالی قربانی کرو اور اللہ کو قرض دو وہ صرف مال تک محدود نہیں بلکہ اس میں دوسرے اعمال بھی شامل ہیں جو ایک مومن کی روحانیت کی ترقی کا باعث بھی بنتے ہیں۔ اور جب مال اور اعمال خالص ہو کر اللہ کے حضور پیش کئے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کو کئی گنا بڑھا کر لوٹاتا ہے، یہ اس کا وعدہ ہے۔

فرمایا: دینے والے کو یہ خیال نہیں ہونا چاہئے کہ اس نے کوئی احسان کیا ہے بلکہ اس نے تو اپنا مال بڑھانے کے لئے اللہ سے سودا کیا ہے۔ فرمایا مال کی تو یہ حالت ہے کہ جو کھایا تو وہ ختم کر دیا لیکن جو اللہ کی راہ میں خرچ ہوا وہی آگے بھیجا ہوا مال ہے جو اگلے جہاں میں کام آئے گا اور خرچ کرنے والے کی نیکیوں میں کام آئے گا۔

فرمایا اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے سے کس قدر پیار کا سلوک ہے کہ بندے کو اپنی بھلائی کے لئے احکام دیتا ہے پھر جب بندہ ان احکامات کی بجا آوری کرتا ہے تو فرماتا ہے کہ تو نے یہ کام میری خاطر کئے ہیں گویا کہ مجھے قرضہ حسنہ دیا ہے اب اس قرضے کو میں تجھے کئی گنا کر کے واپس لوٹاتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کرنے کے بعد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ چھوٹے سے چھوٹے عمل کو بھی بغیر جزا کے نہیں چھوڑے گا اور مال کی فراخی اور عمل صالحہ کی توفیق بھی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اس لئے ہمیشہ اس کے آگے جھکے رہنا چاہئے۔ جب وہ فرماتا ہے کہ وہ روک بھی لیتا ہے اور فراخی بھی دیتا ہے تو پھر ایک مومن کو ہمیشہ خدا پر نظر رکھنی چاہئے اور نیک اعمال سے اسے راضی کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ مالی فراخی بھی ملتی رہے اور اس دنیا میں بھلائیاں بھی نصیب ہوں اور مرنے کے بعد اس کی رضا حاصل ہو۔

فرمایا اللہ کے فضل سے وقف جدید کے تبلیغی پروگراموں میں بھی بہت وسعت پیدا ہوئی وقف جدید کے تحت امریکہ اور یورپ کے چندے افریقہ اور ہندوستان میں تبلیغی کاموں کو آگے بڑھانے میں کافی بڑا کردار ادا کر رہے ہیں۔

افریقہ اور ہندوستان کی جماعتوں کی مالی قربانی کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ گذشتہ چند سالوں سے ان جماعتوں کی مالی قربانی میں کافی ترقی پیدا ہو رہی ہے۔

حضور انور نے افریقہ میں وقف جدید کے تحت ہونے والے چند منصوبوں اور کاموں اور ایمان افروز واقعات کا ذکر فرمایا اور آخر پر دوران سال کی رپورٹ پیش کر کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس سال کو بھی بے انتہا فضلوں کا حامل بنائے اور پہلے سے بڑھ کر جماعت کو قربانیوں کی توفیق ملے

فرمایا اس سال اللہ کے فضل سے وقف جدید کا ۵۲ واں سال تھا جماعت نے ۳۵ لاکھ ۲۱ ہزار پاؤنڈ کی قربانی پیش کی۔ یہ گذشتہ سال سے ۳ لاکھ ۴۵ ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔ پاکستان نمبر ایک پر ہے امریکہ دوسرے نمبر پر ہے برطانیہ تیسرے نمبر پر چوتھے پر جرمنی پانچویں پر کینیڈا، انڈیا چھٹے نمبر پر ہے انہوں نے بھی مقامی کرنسی میں ۲۹ لاکھ روپئے کا اضافہ کیا ہے یہ بھی قربانیوں میں بڑھ رہے ہیں آہستہ آہستہ اوپر آ رہے ہیں پھر انڈونیشیا پھر آسٹریلیا نویں پر بیلجئم دسویں پر فرانس اور سوئٹزرلینڈ ہیں۔ فرمایا گذشتہ سال کے مقابلہ میں مقامی کرنسی کے لحاظ سے آسٹریلیا کے بعد ہندوستان 47.5 فیصد اضافے کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہے۔ جبکہ جرمنی تیسرے برطانیہ چوتھے اور بیلجئم پانچویں نمبر پر رہے۔ جبکہ فی کس ادائیگی کے اعتبار سے امریکہ فرانس برطانیہ سوئٹزرلینڈ اور کینیڈا علی الترتیب رہے۔

اس کے بعد حضور انور نے مختلف اعتبار سے وقف جدید کے تحت مالی قربانی کرنے والی جماعتوں کے اعداد و شمار پیش فرمائے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے ان کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت ڈالے اور ہمیشہ ان کے ایمان و اخلاص میں اضافہ فرماتا چلا جائے۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے افسوسناک خبر سنائی کہ لاہور کے احمدی ریٹائرڈ پروفیسر محمد یوسف صاحب ابن مکرم امام دین صاحب نیشنل ٹاؤن کو ۵ر جنوری کی صبح شہید کر دیا گیا۔ حضور نے ان کے کوائف پیش کئے اور آخر پر ان کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

☆☆☆